ابو المغر نے ہیئت پر ایک تبصرہ لکھا ہے اور ایک کتاب قران سیاّرون مین
اور ایک دوسری کتاب دُنیا کی تخلیق اور اسکی ابتدا اور انتہا پر لکھی ہے۔ مشہور
الفرجانی نے ایک رسالہ علم ہیئت پر لکھا ہے۔ جو درسیات مین داخل تھا۔ اس
کتاب کا ترجمہ پروفیسر گولئس نے کیا ہے۔ یہ کتاب بطلیموس کی کتاب المجسطی سے
ملخص ہے۔ اسنے اسطرلاب اور ساعت شمسی پر بھی کتابین لکھی ہین۔ محمد ابن موسےٰ
عبداللہ ابن سہل۔ یحیی بن منصور کی تقویمین صحت کے لیے مشہور ہین۔ البتانی جو
خلیفہ مقتدر کے دربار کا سب سے بڑا عالم تھا۔ وہ اپنی تقویم کیلیے جسکا نام تقویم صابی ہے اور
جسکو اسنے چالیس۴۰ برس کی مدت مین رقہ مین تیار کیا تھا مشہور ہے۔ اس کے
تجربات اور مشاہدات اس علم پر بہت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔
اسنے آفتاب کے متعلق ایک نئی توجیہ کی ہے۔ اور بطلیموسی تقویم کی بہت سی غلطیون
کو درست کیا ہے۔ اسکی کتاب ستارون کے علوم پر۔ جو ابتک موجود ہے علمائے
ہیئت کے نزدیک بڑی معتبر سمجھی جاتی تھی۔ اسنے ستارون کے دائرہ مخروطی کے
ترچھے پن کا جو حساب لگایا ہے۔ ہمین اسکی ابتک تقلید کی جاتی ہے اُس نے
آفتاب کے موسمی طلوع کی تبدیلات کا بھی حساب کیا ہے۔ اور اسی نے سال کے
۳۶۵ دن مع کسرون کے معلوم کیے ہین۔ اس کے ہمعصر ابن قرہ نے بھی دائرہ مخروطی
کے ترچھے پن کا حساب کیا ہے اور اسنے آفتاب کے سالانہ گردش کا اندازہ ۳۶۵
دن ۶ گھنٹہ۔ ۹ منٹ۔ ۱۲ سکنڈ لگایا ہے۔ جو موجودہ تحقیقات سے لگ بھگ ہے۔
ارزاقل جو تولیدی تقویم کا مصنف خیال کیا جاتا ہے اور گیارہ صدی عیسوی مین
گذرا ہے اسنے آفتاب کی مختلف المرکزی کے کم ہونے کے اثبات پر دلائل دیے ہین

اور یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ عمل بطلیموس کے بعد سے پیدا ہو رہا ہے - اس کے اصول کو یورپ کے ہیئت دانون پر نیکس - ہروکس - نیوٹن - فلمسٹڈ - اور بیلی نے چاند کے بارے مین اختیار کیا ہے -

موجودہ ہیئت مین رصد گاہون کی اصل عرب سے پیدا ہوئی ہے - اشبیلیہ کی مسجد کے ساتھ ایک رسدگاہ بھی بنی ہوئی تھی جو مشہور ریاضی دان جابر کی نگرانی مین بنوائی گئی تھی اب بھی عیسائی دُنیا مین عربون کی یادگار مین سے اسکا وجود باقی ہے - اور اُسکو ٹاور آف گرالڈ کہتے ہین - یورپ مین ہیئت کے دورِ جدید کی تاریخ بقول بیلی کے عربون سے شروع ہوئی ہے - اور سب سے پہلے ہیئت پر الفرجانی کی کتاب ترجمہ کی گئی ہے - اسنے یہ بھی کہا ہے کہ کیپلر کے سیارون کی گردش کے مخروطی راستون کی تحقیق نور الدین پتر کسی کی تحقیقات پر مبنی ہے - اسی نور الدین کی کتاب کرہ پر اب ابھی اسکوریئل مین موجود ہے - لالینڈی اور رائنڈ ریس نے کہا ہے کہ الفونسو دہم بادشاہ قسطلان جو ہیئت دانی کی وجہ سے مشہور ہے اسکو یہ علم عربون ہی سے پہونچا تھا - جنکو اسنے تو لیڈو مین آباد ہونے کے لیے بُلوایا تھا -

بغداد اور قرطبہ کے دار العلوم علم نظریات پر بھی درس دیتے تھے - الفارابی - ابن حیون - الخازن نے اسپر کئی کتابین لکھی ہین - مگر اب پہلے دو کی تصنیفات ناپید ہین - آخر الذکر کی تصنیف جو اسنے بارھوین صدی عیسوی مین لکھی تھی اسکا بہت سے مصنفین نے حوالہ دیا ہے - راجر بیکن نے بھی اس سے اقتباس کیا ہے - اور وٹیلیو نے جو تیرھوین صدی مین پولینڈ کا رہنے والا تھا - اُسکی شرح لکھی ہے - ریاضی مین مشہور یونانی مساحت دانون کا ترجمہ ہو گیا تھا - المامون نے مشہور

یونانی ریاضی دان لیو کو قیصر سے طلب کیا۔ اور اسکو سو پونڈ وزن سونا دینے کا وعدہ کیا مگر
اسنے تعصب کی وجہ سے انکار کردیا۔ ابن قرہ نے ارشمیدس اور اپولانیس کے علم مخروطی
کا ترجمہ کیا ہی بیکر نے اپنی تاریخ فلسفہ مین بیان کیا ہے کہ عربون نے بجز یونانی ریاضی دانون
کی تصنیفات کے ترجمہ کے اس علم مین زیادہ ترقی نہین کی لیکن دوسرے محققین خصوصاً
منکولا نے ثابت کیا ہے کہ انھون نے یونانیون کے علوم سے بہت زیادہ اسمین ترقی کی ہے
علم مثلث موجودہ صورت مین عربون ہی سے ابتدا ہوا ہے۔ انھون نے بھی یونانی اصطلاح
"سائین" کی جگہ "کارڈ" کا استعمال کیا ہے۔ ابن موسے اور جیبر نے کروی علم مثلث پر اعلیٰ
تصانیف کی ہے۔ الکندی نے علاوہ یونانی ریاضی دانون کے ترجمہ کے بہت سی کتابین
اپنی طرف سے اضافہ کی ہین۔ الجبرا اگرچہ بالکلیہ عربون کی ایجاد نہین مگر انھون نے اس
علم مین اسقدر ترقی کی کہ خود اس علم کا نام عربی کا ہوگیا۔ الجبرا کے معلومات پر عربون نے
اتنی ہی ترقی کی تھی جتنی موجودہ معلومات کا عربی معلومات پر اضافہ ہوا ہے۔ ابن قرہ اور
ابن موسے خصوصاً اس علم کے عالم تھے۔ عمر ابن ابراہیم کی ایک اصلی تحریر الجبرا کے۔
"کیوبک اکیوشن" پر اب بھی لیڈن کی یونیورسٹی مین موجود ہے اور قصیری لکھتا ہے کہ
اس علم کے اصول اور تعریف پر غرناطہ کے ایک شاعر نے نظم لکھی ہے عددون کی
ایجاد جنکے بغیر حساب کتاب کی موجودہ آسانیان ممکن نہ ہوتین اور ان کے بغیر علوم
کی ترقی بھی اس حالت کو نہ پہونچتی جیسے آجکل ہے وہ بلاشک وشبہ عربون کے ذریعہ
یوروپ مین پہونچی ہین۔ اگرچہ عرب خود اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ انھون نے
عددون کو ہندوستان سے سیکھا تھا۔ اور انکی تصنیفات سے یہ ثابت ہوتا ہے مثلاً عربی
کے ایک حساب کی کتاب کا نام ہے "حساب کرنے کے قاعدے ہندوستانیون کے

اصول کے بموجب"۔ یونانی - رومی - اور عبری قومین عددون کو حروف تہجی مین لکھتی تھین - ہندوستانی بھی عددون کو حروف تہجی کو ذرا مختصر کر کے لکھتے تھے - اور عربون نے اسکو اور بھی مختصر کر کے عددون کی ایجاد کی ہے اعشاریہ اور صفر تو مخصوصاً انھون ہی نے عددون پر ایزاد کیا ہے - گبرٹ جو بعد کو پوپ سلوسٹر ہوا ہے اور جو اس سے پہلے اسپین کی عربی دارالعلوم کا طالب علم تھا - اسکی بدولت یہ عددی حروف یوروپ مین پہونچے - اسی نے سب سے پہلے یوروپ مین دارالعلوم کی بنیاد ڈالی ہے - اور دو مدرسے ایک بابیو اٹلی مین اور دوسرا ریمز فرانس مین عرصے تک عربی فلسفہ کی تعلیم دیتے رہے -

عربون نے ریاضی کے ذریعے بہت سے آرام اور آسایش پہونچانے والی اختراعین کی ہین - مثلاً - حمام - حوض - نہر - پانی کے خزانے - فوارے - ہائڈرالک (پانی کھینچنے کا آلہ) کے ذریعے پن چکیان چلانا - اور آبپاشی کی نہرون کا اپنے اختیار مین کرنا - انھون نے افریقہ اور اسپین مین بہت سی اس قسم کی نہر اور حوض درست کرائے ہین - الحمرا کے باغات مین پانی کے ایسے آبشار تھے - جسپر محل کا پورا عکس پڑتا تھا اور ہر شہر مین فوارے چھوٹتے تھے - جس سے گرمی کی شدت شہر کے رہنے والون کو کم معلوم ہوتی تھی تو لیدو کے محل مین بھی ایک بڑا مصنوعی تالاب تھا - جس کے بیچ مین ایک خوبصورت سا کوشک بنا ہوا تھا اسمین ہر طرف رنگین شیشے لگے ہوتے تھے - اس کے اندر جب خلیفہ بیٹھتے تو اوپر سے پانی گرتا اور اندر شمعین اور فانوسین روشن ہوتین - اور یہ عجیب نظارہ پیدا کرتا تھا عربون کی پانی کی حرکت وقوت کے علوم پر کوئی کتاب نہین پہونچی ہے لیکن الکندی کے دو کتابون کا قصیری نے ذکر کیا ہے - ایک کا نام ہے " اشیا جو پانی پر تیرتی ہین - دوسری کا نام ہے اشیا جو پانی مین ڈوب جاتی ہین "۔

معماری مین عرب اپنے زمانہ کے اُستاد یگانہ تھے۔ بعض اوقات سلطنت کی کل آمدنی عمارتون کے بنانے اور اسکے آرائیش اور نگارش مین صرف کردیجاتی۔ عربون کے سامنے بعلبک یروشلیم۔ مدائن کی عمارتون کا نمونہ تھا۔ کہا جاتاہے کہ کسی نے عربون کے برابر عمارتین نہین بنوائی ہین۔ اگرچہ پتھر کھودنے مین انھون نے کم ہی وقت صرف کیاہے۔ عربون کی مشرقی اور مغربی طرز عمارت مین بہت ہی کم فرق ہوتا تھا۔ جیسا الحمرا کی موجودہ عمارتون کے دیکھنے اور قدیم سیاحون کے عربی عمارتون پر تحریر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ اسیطرح عبدالملک کی مشہور مسجد دمشق کی اور غرناطہ کی مسجد جواب گرجاہے۔ اسمین بھی کم ہی فرق ہے۔ عام مکانون مین زیادہ توجہ اندر کی آرائیش اور زیبائی مین صرف کیجاتی۔ اور روشنی کا ایسا انتظام کیاجاتا کہ برآمدہ کو بند کر لینے سے اسکی روشنی اندر کے تمام آراستگی پر پڑسکے۔ کمرون کو اس ترکیب سے بنایا جاتا کہ آواز بازگشت پیدا ہوتی*۔ ان کے ہوا کے آمد و رفت کے لیے روزندان کے طریقے بھی نہایت قابل تحسین تھے۔ خصوصًا مٹی کے نلون سے مکان کے اندر سردی مین گرم ہوا پہونچانا۔ دیوارون اور چھتون کی نقش ونگاری مین زیادہ توجہ کیجاتی چینی کے ٹھیکرے جنپر نیلا۔ سفید۔ اور رنگ برنگ کا روغن بھرا ہوتا۔ جب وہ ایک دوسرے سے ملا کر فرش اور دیوارون پر لگائے جاتے تو نہایت خوشنما معلوم ہوتے۔ سب سے زیادہ عجیب چیز ان کے عمارتون کی پائداری ہے۔ دیوارون پر ایک قسم کا مصالحہ لگایا جاتا جو پتھر کی طرح سخت ہوجاتا اور ابتک ان دیوارون کے نمونے پائے گئے ہین جنپر ایک خراش بھی نہین پڑا۔ لکڑیون کا کام جوکہ ایسا پائدار نہین ہوتا وہ بھی بعض جگہ ابتک قائم ہے۔ الحمرا کے فرش اور سقف جو سات سو برس سے لاپرواہی اور بے توجہی کا شکار رہو رہی ہین

* مسجدون مین امام کے سامنے محراب سے اسکی قرات قرآن کی آواز کو بڑھانا علم الصوت کا بہت بڑا اور بالکل جدید اصول ہے جسکو عرب عرصے سے کرتے چلے آئے ہین۔

اس مین چیڑ کی لکڑیون کا جو کام ہے وہ ابتک بغیر کرم خوردہ ہوئے اپنی اصلی حالت پر باقی تھے ۔

عربون کی عمارتی تاریخ تقریباً ۸ سو سال کی ہے۔ موسیو لبورڈے نے اسکے ترقی۔ انحطاط اور تنزل کو تین زمانے مین تقسیم کیا ہے۔ تیرھوین صدی کے بعد سے عربون نے جو عمارتین بنانی شروع کی ہین۔ انہین ان کی اختراع اور جدت کا بالکل پتہ نہین چلتا۔ گاتھک قسم کی محرابون کی اختراع پر اہل یوروپ مختلف القول ہین۔ کرسٹوفرزین کا قول ہے کہ وہ عربون کی جدت طرازی ہی کا نتیجہ ہے۔ اور زیادہ قرین قیاس بھی ہے۔ ہلالی محراب قدیم سریانی عمارتون مین پایا جاتا تھا اور اسکی خاص وجہ یہ تھی کہ ہلال ایک دیوتا کی خاص نشانیون مین سے تھا۔ شام کے عربون نے اسی کو اختیار کیا۔ اور ان مین ایسا ہی محراب کا رواج ہوگیا۔ جب بنی عباس نے بنی امیہ پر غلبہ کیا تو انھون نے انکی ضد مین محراب کا طرز بدل کر اسکو نصف بغدادی صورت مین کر دیا۔ یہی طرز بعد مین مشرق اور مغرب عربون مین رواج پاگیا۔

تصویر کشی کی اسلام مین ممانعت ہونے کے باعث قرن اول کے مسلمان کسی قسم کی تصویر کو روا نہ رکھتے تھے کہ ان مین شائبہ پرستی پایا جاتا ہے ۔[1]

---

[1] اصل مین تصویر کشی کے خلاف قرآن مجید کا کوئی حکم نہین۔ اور جو احادیث ہین انکی نسبت بہت کچھ کہا جا سکتا ہے، اگرچہ ابتدائی عربی عمارتون پر زیادہ تر اقلیدسی اشکال یا پھول پتیان ہی رہتی تھین مگر بعد کے مسلمانون نے اس پر بس نہ کیا مشرقی خلفا سے بہت نے سکون پر اپنی صورت کا ٹھپہ اتروایا ہے میرے پاس مستنصر باللہ کا ایک سکہ موجود ہے جسمین اسکی صورت برہنہ سر کی بنی ہوئی ہے عبدالرحمٰن ثالث نے اپنی حرم کا مجسمہ اپنے محل کے سامنے بنوایا تھا۔ الحمرا مین فوارون کے کنارے شیرون کی تصویرین بنی ہوئی ہین اور روغنی ٹھیکرون پر بہت سے تاریخی واقعات کی تصویرین ہین۔

لیکن رسم خوشخطی نے عربون کی اس بڑی کمی کو پورا کردیا تھا۔ کتابون کے بے شمار تراجم اور
تحریرمین اسکی ضرورت ظاہر تھی۔ افزنجی ابن عدی جو خلیفہ مستکفی کے وقت مین ہوا ہے
اسکا پیشہ تحریر کتب تھا اور وہ ایسا خوش نویس تھا۔ کہ اسکی تحریر چھاپے کو بھی مات کردیتی
اسکے ساتھ ہی اسقدر تیز نویس تھا کہ ایک دن اور رات مین دوسو صفحے لکھ ڈالتا تھا۔
یعقوت بھی ایسا ہی خوشنویس مشہور ہے۔ چنانچہ خوشنویسی کے یے وہ ضرب المثل ہوگیا۔
مثلاً کسی خوشنویس کی تعریف کرنا ہو تو اسکو یعقوت رقم کہہ دیتے ہین۔

ابن عدی کا ہمعصر اذہب جسکا لقب المزور یعنی تزویر کرنے والا (جال بنانیوالا تھا)
دوسرون کی تحریر کی نقل اُتارنے مین مشہور تھا۔ وہ ایسی نقل اُتارتا کہ خود لکھنے والیکو
اسکی تحریر اور اپنی تحریر مین فرق نہ معلوم ہوتا۔ مختلف قسم کی مرکبات سے تحریر کو مزین
کرنا بھی وہ بطور ہنر کے سیکھتے تھے۔

موسیقی کے بھی عرب بہت دلدادہ تھے۔ قدیم اعرابیون کے کرخت اور درشت لہجے
جسمین وہ ریگستانی غزلین گاتے تھے اب خلفاء کے زمانہ ترقی مین ترقی کرکے ہنر کے
درجے کو پہونچ گیا تھا۔ قرطبہ اور بغداد مین صرف موسیقی سکھانے کے کئی مدرسے قائم
کیے گئے تھے۔ بعض نے اس فن مین وہ ترقی کی تھی کہ قدیم یونانی ٹوفیٹس کی طرح اپنی
آواز سے سننے والے کے دل کو جس طرح چاہتے موڑ لیتے۔ اسحق موصلی اپنے وقت کا
اُستاد یگانہ تھا۔ ایک بار مہدی اسکو اپنی ایک غزل بانسری پر گاتے ہوئے سنکر
اسکا ایسا مشتاق ہوگیا کہ فوراً اسکو اپنے دربار کے خواصون مین کرلیا۔ اور پانچ خلفاء
عباسیہ تک وہ اپنے اسی مرتبہ پہ قائم رہا۔ جو نہایت تعجب انگیز چیز ہے۔ ہارون رشید کے
تخت نشین ہونے پر جو اسنے مبارکبادی کا گیت گایا تھا وہ اب تک مشہور ہے۔

اس کے گانے سے ہارون رشید ایسا متاثر ہوا کہ وہ اپنے ہر بزم مین اسحٰق موصلی کا ہونا ضروری
سمجھتا تھا۔ ایک بار خلیفہ کو اپنے ایک حرم سے شکر رنجی ہوگئی۔ اور اسنے قسم کھالیا کہ وہ
پھر اسکی شکل نہ دیکھے گا۔ مریدہ جو اس حرم کا نام تھا نہایت پریشان ہوئی اور جعفر سے
صلاح لی۔ جعفر نے اسحٰق موصلی کو خلیفہ کے دل راغب کرنے کے لیے آمادہ کرلیا۔ خلیفہ
کے سامنے اسنے ایسا دردبھرا گیت گایا کہ ہارون رشید فوراً اٹھکر حرم سرا مین گیا اور
مریدہ سے میل جول کرلیا۔ ابومحمد ایک دوسرا موسیقی دان بغداد مین خلیفہ واثق کے
زمانے مین ہوا ہے۔ ایک بار واثق اسکے گانے سے ایسا خوش ہوا کہ اسنے اپنی شاہی
ردا اُتارکر اُسپر ڈالدی اور اس کے علاوہ ایک لاکھ درہم اسکو انعام دیے۔ فارابی
دوسرے علوم کے ماہر ہونے کے ساتھ موسیقی کا بھی بڑا عالم تھا۔ حتیٰ کہ وہ عرب کا آرفیئس
کہلاتا ہے۔ ایک بار جب وہ مکہ معظمہ کے حج سے لوٹ کر حاکم حلب سیف الدولہ کے
دربار مین پہونچا تو اس سے دربار کے عالمون سے پہلے ایک علمی مباحثہ ہوا جس مین
اسنے سب کو خاموش کردیا۔ اس کے بعد دربار کے گویون کے ساتھ ملکر اُسنے سُر ملانا
شروع کیا۔ حاکم بہت خوش ہوا اور اس سے کچھ سُننے کی فرمائیش کی۔ اسنے ایک ایسی
راگ چھیڑی کہ پہلی راگ مین تمام دربار والے مارے ہنسی کے لوٹنے لگے۔ دوسری راگ
مین سب رونے لگے۔ اور تیسری راگ مین اُنپر غنودگی طاری ہوگئی۔ الفارابی کی
ایک تصنیف موسیقی پر اسکوریل مین موجود ہے۔ اسمین اس فن کے اصول انسانی
آواز کو باجے کی آواز سے ملانے کے طریقے۔ راگون کی تشریح کے ساتھ تیس قسم کے آلات
موسیقی کے حالات مع تصویرون کے دی ہوئی ہین۔ موسیقی پر ایک دوسری کتاب
کتاب الاغانی الفرج کی تصنیف ہے۔ دو جلدون مین سے اب اسکی ایک جلد باقی

رہ گئی ہے جسمین ایک سو چھپّن راگ کی تصریح کے علاوہ چودہ مرد اور چار گویے عورتون کے حالات زندگی بھی لکھی ہین - عربی اور اطالوی راگ مین بہت مشابہت پائی جاتی ہے - اور یہ بہت قرین قیاس ہی کہ اطالیون کے اوزان راگ (سا را گا ما) اسپین کے عربون سے ماخوذ ہین - عربون ہی سے بانسری کی ابتدا ہوئی ہے - جو ان کے نزدیک تمام آلات موسیقی سے بہتر تھا - دوسرے آلات موسیقی - ارغنون - رباب - دف - چنگ - ستار بھی عربون سے یورپ مین آئے ہین - عرب صرف راگ ہی سے عاشق کی کامیابیان اور ناکامیابیان کا نقشہ نہ جماتے تھے - بلکہ گانے والا اپنے لباس کے رنگ سے بھی عاشق کے حال کی کیفیت دکھلاتا - مثلاً سیاہ اور زرد رنج کی - نیلی رقابت کی - ارغوانی رنگ زیادتی عشق اور سبز رنگ امیدون کی علامتین مقرر تھین - حال مین ایک یوروپین مؤرخ نے ثابت کیا ہے کہ اسکاٹلینڈ والون کی تومبیان (بیگ پائپ) جو انکا قومی آلہ موسیقی کہلاتا ہے وہ بھی عرب سے لیا گیا ہے کیونکہ جس قسم کا اسکاٹلینڈ والے استعمال کرتے ہین - بالکل اسی طرح کا مشرق مین قدیم سے استعمال ہوتا تھا - اسپین کے عربون مین ناچنا بھی ایک فن کے حد تک پہونچ گیا تھا - اور عربی ناچ واقعی عام یوروپین ناچ سے بہت مشکل ہے - اور بغیر پوری مشق کے نہین آسکتا - انگریزون کے مارس ڈنیس مین عربی ناچ کی بہت شباہت پائی جاتی ہے موسیقی کے ساتھ عربون مین دوسرے طرب و لعب مثلاً شہسواری اور گھوڑون کی مسابقت - چوگان بازی (پولو) کتے اور پرندون سے شکار - شطرنج کا کھیل وغیرہ بھی بہت رائج تھا اور انھین سے یوروپ والون نے لیا ہے -

چینی کے ظروف بنانے مین جو ترقی انھون نے کی ہے - وہ الحمرا کے بہت سے گلدانون

جو اب تک محفوظ ہین اور رنگین روغنی کھپرے جوان کی عمارتون مین لگے ہوے ہین معلوم ہو سکتا ہے۔ چمڑے کے کمانے۔ رنگنے (دباغت) نرم و چمکدار بنانے مین وہ ید طولےٰ رکھتے تھے جب عرب اسپین سے نکلکر مراکش مین آباد ہوے تو بہت عرصے تک یہ دستکاری مراکش مین باقی رہی اور وہین سے یہ انگلستان پہونچی ہے۔ جہان اب بھی نہایت عمدہ کمایا ہوا چمڑہ مراکو یا کارڈوان (قرطبی) چمڑہ کہلاتا ہے۔

اگرچہ بعض علوم و ہنر مین عربون نے صرف قدما کے کامون کو جلادی ہے لیکن اگر وہ نہوتے تو یہ قدیم علوم و معرفت یوروپ تک کبھی بھی نہ پہونچتے۔ جالینوس اور بقراط کے علاوہ ایالونیس اور پرگیس کی ریاضی عربون ہی کے ذریعے وہانتک پہونچی ہے۔ آخر الذکر کا کچھ حصہ عربی مین سترھوین صدی عیسوی مین میڈیکین لائبریری مین پایا گیا ہے اور کچھ حصہ انگلستان کے بوڈلین لائبریری مین عربی سے لاطینی ترجمے کی صورت مین موجود ہے اور بعد کو اسکا ترجمہ برنارڈ اور ھیلی نے کیا ہے اسمین شک نہین کہ بہت سی اختراعین اور ایجادین جنکی بنا پر یوروپ کی بہت آسائش پہونچانے والی چیزین ظہور مین آئی ہین اور جس کے بغیر علم و ہنر کی ترقی مین ایسی آسانی نہوتی وہ عربون ہی سے نکلی ہین عربون نے وقت کے شمار کے لیے پنڈولم بھی ایجاد کیا ہے۔ اور انکو تلغراف کا بھی علم تھا۔ اگرچہ اُنکو موجودہ ترقی نہ دے سکے تھے۔ اونی اور سوتی کپڑون کا بُننا۔ اور انکا مختلف رنگون مین رنگنا۔ لوہون پر روغن چڑھانا (جسکو آجکل جاپان وارنش بولتے ہین) کاغذ بنانے کی ایجاد جسکو اُنھون نے چینیون سے سیکھا تھا*

*۔ اس چیز کا کارخانہ تاتاریون نے [illegible] سنہ مین سمرقند مین کھولا تھا۔ اور یہان بجائے ریشم کے روئی سے کاغذ بنائے جاتے تھے۔ اس شہر کو جب مسلمانون نے فتح کیا تو یہ فن ایک شخص یوسف بن عمر مکہ لیگیا اور وہان سے تمام عربی ممالک مین پھیل گیا اسکی ترقی خصوصاً اسپین مین ہوئی ہو جہان ریشہ دار چیزون کی پیداوار زیادہ تھی ۔

عربون کے بعد الفونسو نے کاغذ بنانے کا کارخانہ جاری کیا اور وہان سے بقیہ یوروپ کے ممالک مین رواج پایا۔

بارود کے متعلق کہا جاتا ہی کہ وہ ایک جرمن شوارٹز کی ایجاد ہے۔ مگر اسکا علم عربون کو ایک صدی پہلے سے تھا۔ قطب نما یا قبلہ نما جس کے موجد فرانسیسی اور اطالوی کہے جاتے ہین۔ اسکے متعلق خود اطالوی محقق طرابوشی کا قول ہے کہ اس کے اصل موجد عرب ہین۔ یوروپ مین سب سے پہلے اسکا استعمال تیرہ صدی مین ہوا ہے۔ مگر عرب مین گیارہ صدی سے پہلے اس کے استعمال کا پتہ چلتا ہے۔ کہتے ہین کہ مقناطیس کے اتر دکھن رہنے کی خاصیت ارسطو کو معلوم تھی۔ ایک قسم کا قطب نما قدیم اہل چین بھی استعمال کرتے تھے چونکہ عرب ہمیشہ ذخار سمندرون کو عبور کیا کرتے تھے یہ بہت قرین قیاس ہی کہ مقناطیسی قطب نما عربون مین استعمال ہوتا تھا۔

منجملہ تمام فنون کے عربون نے زراعت کے فن مین بھی بیش از بیش ترقی کی ہے اسوقت کسی قوم کے پاس کاشتکاری کے اصول اور قواعد ایسے کامل اور باقاعدہ نہ تھے جیسے عرب کے۔ قطسامی مصنف اصول زراعت اہل عربؒ۔ ابوعمر۔ ابوعبداللہ۔ ابوذکریا نے اپنے ابنائے وطن کے لیے زراعتی اور گرھستی اصول کے بیشمار مفید معلومات بہم پہونچائی ہین۔ انکی کتابون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب زمین کی خاصیتون کھاد کی قسمون۔ زمین اور آب و ہوا کے مناسب درختون اور پودھون کی بارآوری سے کماحقہ واقف تھے۔ انھین مویشیون کی نگاہداشت اور پرورش کا طریقہ۔ انکی نسل کو بڑھانا اور بہتر بنانا۔ چنانچہ یوروپ مین گھوڑون کی عمدہ نسل۔ عربی گھوڑون ہی کے ملانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ وہ درختون کی ناموافق ہوا اور زمین پر بارآور

کرنے کے قاعدون سے بھی واقف تھے - باغون کا لگانا - اور اسمین پودھون کا ترتیب دینا
قلمین لگانا - غیر ملک کی پیداوار کو ملک کے مزاج کے موافق بنانا - یہ سب انھین سے
یوروپ مین رواج پایا - چانول - زیتون - نیشکر کے علاوہ عربون کے ہی وجہ سے
روئی کا پودا - پستہ - ادرک - مرہ - حنا - سم سم - زعفران - صبناع - ہر قسم کے میوے
باغون مین رنگ برنگ کے پھول جس سے آنکھون کو سرور پیدا ہو - جا بجا فوارے
چھوٹنے کا سمان یوروپ کو ملا ہے - القصر اشبیلیہ کے باغ مین جو سنگ مرمر
کی روش ہین - ان کے ہر دو پتھرون کے جوڑ کی جگہ پر ایسا سوراخ رکھا گیا ہے کہ
اسپر پانی ڈالنے سے فوراً روش فوارے مین تبدیل ہوجاتی ہے -

دھاتون کے صاف کرنے اور کانون سے دھات نکالنے مین عربون نے قدیم قومون سے زیادہ
ترقی کر لی تھی خصوصاً لوہے کے کام مین وہ اُستاد زمانہ تھے - ایک وقت مین یوروپ
کے لیے تمام سلاح - خود - زرہین - تیغین - تلوارین - نیزے - سب عربی اسپین سے
مہیا ہوتے تھے - تلوار کی تیز دھار مین اسپین کی تلوار مشہور تھی - الکندی نے اور کتابون
کے علاوہ ایک کتاب تلوارون کے قسمون پر لکھی ہے - اسمین فولاد کے اعلیٰ بنانے
کی بہت سی ترکیبین بھی دی ہین - ایک قسم کی فولاد ایسی تھی کہ نہ اسکی دھار مُڑ سکے
اور نہ وہ لوٹ سکے -

بعض لوگون کا گمان ہے کہ عربون ہی کی تحریر نے نیوٹن کے ریاضی مشاہدات مین زیادہ
مدد کی ہے یوروپ کے مشہور فلسفی ڈسکارٹی کا مشہور اصول مابعد الطبیعہ عربون ہی سے لیا گیا ہے
عربی مدرستہ العلوم غرناطہ - قرطبہ - اشبیلیہ - ٹولیڈو کے سرچشمہ سے جرمن - اٹلی - فرانس
اور انگلینڈ کے تشنگان علم نے سیرابی حاصل کی ہے - عرب کے شاگردون مین سے چند مشہور

یوویہن یہ ہین۔ پوپ سیلوسٹر۔ باتھ (انگلستان) کا راہب اڈیلا۔ نارفوک کا مورے اور اسکاٹلینڈ کا میکائیل اسکاٹ جسکو لوگ جادوگر سمجھتے تھے۔

شرطہ (پولیس) اور برید (پوسٹ) کا نظام۔ جنگی۔ خراج۔ ملکداری اور سیاست کے قوانین۔ کتب خانون کا رواج بھی انھین عربون سے لیا گیا ہے۔ رباعیات ارقام جسکو لوگ گاتھ کی ایجاد سمجھتے ہین وہ حقیقت مین عربون ہی سے یوروپ مین پہونچا ہے۔ شیولری بھی عرب اسپین سے یوروپ مین پہونچی ہے۔ عربون کی عبا کی بالکل نقل گاون ہے جو آجکل فاضلین یوروپ فخریہ پہنتے ہین۔ قمیص عربی ہی لفظ ہے۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ یوروپ کا پائجامہ جسکو انگریزی مین ٹراوزر کہتے ہین وہ عرب کے ازار سے پیدا ہوا ہے۔ عجب نہین کہ اس کے پہلے ہندوستان کی طرح ایک بین پارچہ لنگوٹ یوروپ کے لیے بھی کافی ہوتا ہو یا اتنا بھی نہو۔ عربون مین چمچون کا استعمال بھی یوروپ سے پہلے کا ہے۔

شارلمین کے حکم سے بہت سی عربی کتابون کا لاطینی مین ترجمہ ہوا۔ کئی صدی تک سلرنو اور مانٹ پلیر کے مدرسے عربی طب کے لیے مشہور تھے۔ حتی کہ یہودیون اور یونانیون نے عربی طب پڑھکر فائدہ اٹھاتے رہے۔ اور یوروپ کے دربارون مین بڑی عزت پاتے تھے۔

خلاصہ یہ کہ بلا کسی مبالغے کے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ یوروپ پر عربون کا بہت بڑا احسان ہے جس بار احسان سے وہ کبھی سبکدوش نہین ہو سکتے۔

چوتھا باب

انحطاط عرب

بقول مثل "ہر کمالے را زوالے" آخر کار عرب کے اندر بھی باوجود انکے محیر العقول فتوحات اور ترقی کے زوال کے آثار شروع ہو گئے۔ سنہ ۲۹ھ مین جب خلافت خلفائے راشدہ سے بنی امیہ مین تبدیل ہوئی تو خواہ اس تبدیلی کا ذمہ دار کوئی فریق رہا ہو۔ اپنے مسلمانون کی بڑھتی ہوئی قوت پر سب سے پہلا ضرب کاری لگایا۔ یہ زخم مندمل ہونے کو تو ہوگیا مگر مجروح عربی قوت ایک عرصے تک صاحب فراش رہی اور جب یہ اُٹھی تو اس لازمی ضعف کے ساتھ جو اس جراحت کا نتیجہ تھی۔ چنانچہ مغرب مین مراکش اور اسپین اور مشرق مین ماوراالنہر ترکستان سے زیادہ اسلامی قوت کا پھیلنا ممکن نہوا۔ اسکو بھی نوّے[۹۰] برس پورے نہوئے تھے کہ خراسان سے بنی عباس نے بنی امیہ پر خروج کیا۔ اس دوسرے انقلاب مین اسلامی قوت کی اس سے زیادہ بڑھنے کی تمام اُمیدین ضائع ہوگئین۔

ہر قوم کی تاریخ کے عموماً تین[۳] زمانے ہوا کرتے ہین۔ ایک[۱] زمانہ فتوحات ملکی کا۔ دوسرا[۲] تمدن کا۔ اور تیسرا[۳] زمانہ انحطاط اور زوال کا۔ تاریخ عرب مین خلفائے راشدہ اور بنی امیہ کا دور فتوحات کا دور ہے اُسکے بعد دور بنی عباس اور بنی امیہ اسپین مین تقریباً دو سو برس تک آسائش ملکداری اور تمدن کے دور کے بعد زوال کا زمانہ شروع ہوگیا۔ مرکزی قوت کے ضعف سے ملک کے حصے جدا ہو کر خود مختار ہونا شروع ہوے۔ اس تفرقے سے غیرون نے فائدہ اُٹھایا۔ اور پھر عرب کے ہاتھ سے سلطنت نکلنا شروع ہوگئی۔

عربون کے زوال کے کئی اسباب بتلائے جاتے ہین۔ خلفا کی تن پروری۔ نااہلی۔

بیت المال پر دست اندازی وغیرہ وغیرہ - گریہ اسباب عربون کے ساتھ مخصوص نہین
اسلام کی ابتدا تک کوئی قوم حقوق جمہور سے واقف نہ تھی - اور سلاطین ماقبل اسلام
ملک کو اپنی ملکیت خاص اور قوم کو اپنے غلام جانتے تھے - عربون کی پولیٹیکل ہستی
اسلام کی وجہ سے وجود مین آئی تھی - اسلام نے جس بے لوث مساوات اور جمہوریت
کی بنیاد ڈالی اور مشاورت کی جو تلقین کی گئی تھی اگر اسکی تقلید برابر کی جاتی تو شاید
عربون کا مشکل سے زوال ہوتا مگر وہ تیس[۳۰] پنتیس[۳۵] برس سے زیادہ جبتک کہ لوگون
پر نبوت کے اثرات حمیدہ غالب رہے نہ چل سکی جسکو یورپ نے زمانہ دراز کی تلخی
کے بعد رفتہ رفتہ اب سیکھا ہے - اسکو شروع مین خلافت راشدہ نے اختیار کیا تھا بنی امیہ نے اسلام کے اصول کو
بالکل فراموش کر کے اصول حکمرانی مین قیاصرہ روم کی تقلید کی - اور ان کے بعد
بنی عباس نے کسرائے عجم کی اور اپنی حمایت مین مسلمانون کی اس جماعت کو ملا لیا
جنکے تقدس کا بڑا سکہ عوام مین جما ہوا تھا - یہ بزرگ لوگون مین رسول خدا صلعم کی
ایسی روایتین بیان کرتے مثلاً سلطان وقت کا ظل اللہ ہونا جو اسکی اہانت کرے گویا
اسنے خدا کی اہانت کی* - بنی امیہ کے پائے تخت دمشق و شام کی طرف عام مسلمانونکی
عقیدت بڑھانے کے لیے دمشق و شام کی فضیلتین - القدس مین نماز پڑھنے کے کثیر
ثواب کی حدیثین ہین - جب بنی امیہ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا - اور وہان کی شدت

* اس جسارت کے ساتھ یہ واقعہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ خلفاے بنی امیہ و بنی عباس یعنی سلاطین ظل اللہ بجز دو ایک کے سب فسق و فجور مین علانیہ یا پوشیدہ مبتلا تھے - اسکے خلاف خلفاے راشدین کے واقعات مین سے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک بار خطبے مین سوال کیا کہ اگر مین خلاف امر اللہ کرون تو تم مسلمان میرے ساتھ کیسا برتاؤ کروگے - ایک معمولی مسلمان نے اٹھکر کہا کہ تمھاری ہی تلوار سے تمھارا سر اڑا دینگے - حضرت عمرؓ نے شکر کیا کہ وہ اب تک ایسے ہی مسلمانون کے امیر ہین -

سرما سے عربون مین بددلی پھیلنے لگی - توجھٹ قسطنطنیہ کے فاتح قوم کے یے برکتین نازل ہونا - ان کے اللہ اکبر کہنے سے دیوار قسطنطنیہ مین شگاف پڑنے کی حدیثین تصنیف کی گیئن - خاص قوم قریش کو حق خلافت عطا ہونا بھی منجملہ اور تدلیسات کے ہے مسلمانون کی ایک جماعت جسکو ہم آجکل احرار اور ڈیماکرات کا خطاب دینگے اور جو خلفا کی استبداد فسق وفجور اور انکا خلافت کو وراثت بنا لینے کے نہایت شدّومد سے خلاف تھے - اُنکو خوارج کا خطاب دیا گیا - اور خوارج کی نسبت ایسی ایسی روح فرسا حدیثین تیار کی گیئن ہین کہ انکی حالت کافرون سے بھی بدتر بنادی ہے - اوران کے یے صریحًا بتایا گیا ہے کہ اُنکو جہان پاؤ قتل کرو - جب بنی عباس نے بنی امیہ پر خروج کیا تو مہدویت کی حدیثین گڑھی گیئن - عباسیون کا جھنڈا سیاہ تھا اور اُنھون نے خراسان سے خروج کیا تھا اب بھی مسلم مین ایسی حدیث موجود ہے کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے دن کو نکلتا دیکھو اور اس کے آگے چلنے والے کا نام منصور سنو تو سمجھ لو کہ اسمین خدا کا موعود مہدیؑ ہے - اسکی اقتدا تم پر واجب ہے - ایک بار ایک بزرگ نے خلیفہ مہدی کو کبوتر اڑاتے دیکھ کر جھٹ رسولخدا صلعم کی یہ حدیث پڑھدی کہ لہو ولعب مین گھوڑے اور کبوتر کا کھیل درست ہے - مہدی کو اس بے باکانہ خوشامد پر غصہ آگیا اور اسنے تمام کبوتر ذبح کرڈالے - شہری اور زہیر جنکی روایتین اب بھی معتبر حدیثون مین داخل ہین دونون بنی امیہ کے وظیفہ خوار تھے - ابن عباسؓ حدیثون کے سب سے بڑے راوی ہین - مگر حالت یہ تھی کہ انکا سن شریف آنحضرت صلعم کی وفات کے وقت مشکل سے دس برس کا تھا - انکی طرف حدیثون کا منسوب ہونا بجز اس کے کہ بنی عباس کے وظیفہ خوارون کا طفیل ہے اور ہم کیا کہہ سکتے ہین - ابن عباسؓ کے بعد

مدلسین نے جنکا سب سے زیادہ واسطہ پکڑا ہے وہ ایک صحابی ابا ہریرہ ہین - ابا ہریرہؓ حضرتؐ کی وفات کے چار برس قبل اسلام لائے تھے - اور انکی اخلاقی حالت ایسی تھی کہ جب حضرت عمر نے انکو بحرین کا والی مقرر کیا تو وہان کی تمام مالیات کو ہضم کر گئے - حضرت عمر نے انکو مخاطب کر کے جو الفاظ کہے ہین وہ اگر اسوقت کوئی مسلمان کہدے تو اسپر فوراً تکفیر کا فتوے لگجائے - بلاذری لکھتا ہے کہ حضرت عمر نے غصے مین ابو ہریرہ کو کہا " اے اللہ اور اُسکی کتاب کے دشمن تو نے مسلمانون کا کیون مال چُرایا ہے " اور جتیک ابو ہریرہ نے پائی پائی کا حساب دے لیا حضرت عمر نے انکی جان نہ چھوڑی - اور ان کے جہالت کی حالت خود انکی ایسے خرافات حدیثون سے معلوم ہو سکتی ہے جسکو بخاری نے نقل کیا ہے مثلاً موسے کا بنی اسرائیل کو اپنی مردی دکھلانے کے لیے پتھر کے پیچھے ننگے دوڑنا جو انکا کپڑا اُٹھاکے بھاگا تھا - یا حضرت آدمؑ اور موسےؑ کی عامیانہ تکرار - ابو ہریرہ کی کثیر رواتیون سے جب لوگون کو شک گذرنے لگا تو آپنے جھٹ ایک اور حدیث اپنی نسبت رواۃ کردی یعنی کہ حقیقت مین مین نہایت کند ذہن اور نادان تھا - اور جب مین نے رسولخدا سے اس بات کی شکایت کی تو اُنھون نے کہا اپنی چادر پھیلاؤ اور اسمین جنون کیطرح مٹھی مٹھی کر کے علم بھر دیا اور اس چادر کو اُنھون نے اپنے منھ پر اوڑھ لیا - ابو ہریرہ سے پوچھا گیا کہ کیا تم حضرت عمر کے وقت مین بھی ایسی ہی حدیث بیان کرتے تو اُنھون نے کاندھون کو ہلا کر کہا کہ اگر مین ایسا کرتا تو میری دُرّے سے خبر لی جاتی - حدیث کے ثقہ اور کثیر راویون مین سے عبداللہ ابن عمر جناب ابن العاص کے صاحبزادے بھی ہین جنکی نسبت ایک طرف تو حضرت عمر کے ایک قبطی پر ظلم کرنے کی عوض ان پر درے لگوانے کی خبر احاد ہے اور دوسری طرف انکی خود بیان کردہ زہد و مجاہدے کی تحسین

دہ راتون کو نماز پڑھتے اور دلون روزے رکھتے یہانتک کہ انکی بیوی نے گھبراکر عمرو بن العاص سے شکایت کی - اور اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے انکو بہت سمجھایا مگر یہ نہ مانے وغیرہ وغیرہ کی حدیث متواتر ہے اور لطف یہ ہو کہ حضرت کے حین زندگی مین انکا سن شعور نہ زہد و تقوے کے قابل تھا اور نہ زناشوئی کے بعض فقہا نے حدیثون کی بھی تاویل کرکے خلفا کے لیے ایک قسم کی شراب نبیذ حلال کردی اور مفسرین نے سب سے بڑا غضب یہ کیا کہ خلفا کی نفسانی خواہشات کے لیے قرآن کے صریح حکم چار جائز حرمہ یا اسارہ کو بے انتہا تعداد مین بڑھا دیا - اسلام کے صاف و سادہ اصول کو اسطرح کج مج اور پارہ پارہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ عربون مین سوشل خرابیان پھیلنا شروع ہوئین جو ان کے زوال کا آخر مین ایک سبب ہوا -

انھین بدعتون مین سے ایک موالیت کا طریقہ تھا - بنی امیہ کے زمانے مین غیر قومون کو اول تو جزیہ کی کم ہوجانے کی وجہ سے دعوت اسلام نہ دیجاتی تھی - اور جب وہ خود بخود اسلام کی خوبیان دیکھ کر مسلمان ہوجاتے تو انکو ویسا ہی ذلت مین رکھا جاتا اور انکا نام موالی ہوتا تھا یعنی عرب کے غلام - اسواسطے بجز شامی نسل کے لوگ جو عراق، شام اور افریقہ مین آباد تھے اور جو مسلمان ہوتے ہی مستعرب بن گئے - عجم کی قومون مین ہمیشہ سے عربون کی طرف سے ایک دلی عناد اور نفرت پیدا ہوگئی اور یہی عناد جو عجم مین شیعیت اور قرامطہ کی صورت مین ظہور آیا وہی عربون کی زوال کا اصلی سبب ہوا ہے - عجمیون کے سرپرست جب عباسی ہوئے تو گویا پھر تو انھون نے اچھی طرح ہاتھ پیر کھولے اور آخر کار شیعیون ہی نے بغداد کا دروازہ کھولکر خلافت کو کفار مغول کے پیرون کے تلے روندوا ڈالا اور ساسان کی ذلت کا خوب دل کھولکر بدلہ لیا -

عرب کے زوال پر ہم نے اسوقت تک زوال کا اطلاق نہین کیا جب تک کہ انکی سلطنتین خلافت سے جُدا باقی رہین اور وہ علم و تمدن کے سرپرست رہے لیکن جب ان پر غیر عرب اور غیر مسلم نے غلبہ کیا تو وہ حقیقی زوال تھا - بعض وقت عربی سلطنتین عربون سے نکلکر دوسری قوم مین چلی گئین جو عربی قوم سے اگرچہ نہ تھین مگر مسلمان تھین - جیسے ترک انکا بھی شمار زوال عرب مین ہے لیکن بعض ممالک عرب مین صرف بادشاہ کی ذات غیر عرب تھی مثلاً مصر مین خاندان محمد علی اسکا شمار عربی دولت سے علٰحدہ نہین ہے - ورنہ اس حیثیت سے انگلستان کا بادشاہ جرمن نسل ہے اور ایران کا ترکی نسل سے اور بلقان کے سلاطین مختلف یوروپ کی قومون سے ہین - ترکون کے بعد جب عربی سلطنتین اہل فرنگ کے دندان آز کی شکار ہوئین تو انکا تعلق زوال ترک سے ہے اور اسکا ذکر یہان نہین -

زوال دول عرب ایشیا سنہ ... ھ مین عربون کی ایشیائی سلطنت کے یہ حدود تھے - مغرب مین بحر احمر اور بحر روم - شمال مین کوہ قاف - بحر خضر - کوہ طارس اور دشت قبچاق (سائبریا) مشرق مین دریاے سندھ اور کوہ پامیر اور جنوب مین بحر عرب - عباسیون نے اپنی خلافت عجمیون کی مدد سے حاصل کی تھی اور اس بنا پر بہت سے نومسلم یا منافق عجمیون کا دربار خلافت پر زیادہ اثر لازمی تھا - عجمیون کے عروج کا یہ حال تھا کہ دور بنی عباس کو بعض مؤرخ دور عجم کا بازگشت کہتے ہین - مرکزی قوت کے انحطاط شروع ہوتے ہی قدیم سلطنت عجم و ترکستان کے دن پھرتے ہوے معلوم ہوے - طاہر جو المامون کی مدد مین سب ایرانیون سے پیش از پیش تھا - اسکی خدمت کے صلہ مین جب اسکو خراسان کی حکومت ملی

تو اسنے اسکو اپنے خاندان مین موروثی کر لیا۔ طاہر کی چوتھی پشت گذرنے کے بعد
ایک مجہول الاسم شخص یعقوب ابن لیث جو اپنے پیشہ کی وجہ سے صفار یا ٹھیرا کہلاتا
ہے۔ ڈاکو کی حیثیت سے بڑھتے بڑھتے خراسان اور سیستان کا مالک بن بیٹھا۔
یعقوب کی نسل کو تیس[۳] چالیس[۴] ہی برس ہوے تھے کہ اسمعیل سامانی جس کو خلیفہ
معتمد نے اپنی مدد کے لیے بُلایا تھا ۲۸۳ھ مین جیحون کو پار کر کے اپنے سے آٹھ گنا
قوت کے صفاریون کو شکست دی اور خراسان ۔ ماوراء النہر ۔ بلخ ۔ سیستان پر
قبضہ کر کے ایک تیسری خود مختار عجمی سلطنت کی بنیاد ڈالی ۔ ان کے بعد دیلمی خاندان
اُٹھا جو اپنے اجداد بویہ کے نام پر (جو دیلم کا ایک مچھیرا تھا) بودی بھی کہلاتے ہین
وہ مغربی عجم پر قبضہ کر کے خود خلیفہ پر ایسا مسلط ہو گئے کہ خلیفہ مستکفی نے
بویون کے تین بھائیون کو معز الدولہ ۔ عماد الدولہ ۔ رکن الدولہ کا خوشامدانہ خطاب دیا
ان دیلمیون کے وقت مین عجم کے ادب و علوم کو پھر عروج ہوا ۔ دسوین صدی مین
خلیفہ بغداد کی سلطنت دجلہ کے مشرق بالکل ختم ہو گئی ۔ بویہ شیعہ تھے اور ان کے
عروج مین پہلی مرتبہ بغداد کے منبرون سے خود عرب فاتحین اور اصحابؓ رسول صلعم
پر تبرّے بھیجے گئے لیکن عجم کی جس قوت نے خلافت عباسیہ کا سب سے زیادہ نقصان
پہونچایا ہے ۔ وہ ایک سوشیل فرقہ قرامطہ کا تھا ۔ اسکی بنیاد اگرچہ ایک عرب قرامط
نے ڈالی تھی مگر بعد کو یہ عجمیون سے مخصوص ہو گیا اور عرب کی سلطنت کو تباہ کرنے
اور عربی قوم بلکہ اسلام کے مٹانے کا سب سے زیادہ خوفناک آلہ بن گیا۔
قرامطہ ۔ باطنیہ ۔ اسمعیلی فرقہ ایک دوسرے کے مرادف ہین ۔ اسلام کے تمام اصول
کو مثلاً ۔ شراب ۔ زنا ۔ لحم خنزیر ۔ جنابت غرضکہ جسکو اسلام یا انسانیت اور فطرت کے

قاعدے نے حرام ٹھہرایا ہو اسکو مباح کر دینا۔ انکا اصول تھا۔ ان کے خفیہ داعی سلطنت
کے تمام حصون مین پھیلے ہوے تھے اور انکا سرغنہ جو شیخ الجبل کہلاتا تھا۔ ہمدان کے
قریب ایک پہاڑی قلعہ الاموت مین رہتا تھا۔ یہ داعی عوام کو فلسفیانہ اور منطقیانہ
بحث مین اُلجھا کر اُن کے ایمان کو متزلزل کر دیتے۔ پھر اُنسے کہتے کہ قرآن کے ظاہری
معنی کچھ بھی نہین۔ بلکہ ہر ایک آیت کے ایک باطنی معنی ہین۔ جسکا قبول کرنا ہر مسلمان
کا فرض ہے۔ پھر وہ قرآن کے معنے کی اپنے خیال کے موافق تاویل کرتے۔ ان کے
مُریدون کی ایک کثیر تعداد ہو گئی۔ انکی سب سے بڑی عبادت یہ تھی کہ اپنے شیخ کے
حکم کو بلا چون وچرا بجا لادین۔ اور اسمین اپنی جان کی مطلق پرواہ نہ کرین۔ کہتے ہین
کہ قلعہ الاموت مین رئیس قرامطہ نے ایک باغ تیار کرایا تھا۔ اور وہان نئے مُرید
بے ہوش کر کے لائے جاتے تھے۔ باغ مین خواہشات نفسانی کے تمام سامان مہیا
ہوتے۔ حتیٰ کہ بے وقوف اس عجیب کیفیت کو دیکھ کر یقین کر لیتا کہ یہی جنت فردوس
ہے۔ ابھی وہ پوری طرح سیر نہو لیتا۔ کہ ان کو وہان سے باہر کر دیا جاتا اور اُنسے
وعدہ کیا جاتا کہ وہ پھر باغ جنان مین صرف شہید ہو کر داخل ہو سکتے ہین یا اپنے
شیخ کا حکم بجا لانے پر۔ ان مجنونون کی ایک لاکھ ستر ہزار جماعت ممالک اسلامی اور
بغداد کے لیے وبال جان ہو گئی۔ رقہ۔ بعلبک۔ کوفہ۔ بصرہ کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔
جب ابوطاہر نے پانچسو سوار کے ساتھ انبار سے بغداد پر کوچ کیا تو بغدادیون پر ایک
خوف طاری ہو گیا۔ خلیفہ کا وزیر صلح کا پیغام لے کر آیا تو اسنے وزیر کو اپنی جماعت
کی انتہائی وفاداری دکھلانے کے لیے ایک شخص کو اپنے سینے مین خنجر مارنے کو
کہا اور وہ فوراً اپنے سینہ مین خنجر مار کر مر گیا۔ دوسرے کو دجلہ مین کود پڑنے کا حکم دیا

اور وہ فوراً کود کر ڈوب گیا۔ تیسرے نے اُسکے حکم کی تعمیل مین اپنے کو ایک ٹیلے سے گرا کر مار ڈالا۔ وزیر سناٹے مین رہ گیا۔ شام تک جیسا طاہر نے کہا عربی فوج پر اچانک حملہ کرکے اسکو منتشر کردیا گیا۔ اور جو مسلمان سامنے آئے شہید ہوگئے۔ ابوطاہر نے ۳۱۹ھ مین مکہ معظمہ پر حملہ کرکے وہان سلمانون کا قتل عام کیا اور سنگ اسود کو اکھاڑ کر اپنے ساتھ الحسا مین لے آیا۔ یہ فرقہ بہت عرصہ تک مصر اور افریقہ مین باقی رہا لیکن ہلاکو نے جو بغداد کی تباہی کا سبب ہوا آخرکار اس فرقے کے مرکز الاموت پر قبضہ کرکے انکا بھی خاتمہ کردیا۔ دو سو برس تک دنیائے اسلام اس عجیب وغریب فرقے سے لرزان اور پریشان تھی۔ اس باطنی عقیدے کے لوگ اب بھی شام کے جبل لبنان۔ جبل نصیر اور ایران مین کرمان۔ کرند وغیرہ مین پائے جاتے ہین۔ ہندوستان مین ان کے رئیس بالفعل آغاخان ہین۔ اور بمبئی اور پنجاب کی طرف اکثر یہ لوگ پائے جاتے ہین۔ مگر وہ اب ایسے خطرناک نہین*۔

بویہ کے بعد سلطان سبکتگین اور محمود غزنوی نے پھر ایران اور افغانستان مین ایک خودمختار عجمی حکومت کی بنا ڈالی۔ برائے نام خلیفہ نے سلطان کو خلعت اور یمین الدولہ کے لقب سے ممتاز کیا۔ سلطان محمود غزنوی کے وقت ہی مین ترکوانکی ایک نئی قوت سلجوقی کی قائم ہوگئی تھی۔ جس سے سلطان کئی بار معرکہ آرا ہوا۔ خوارزم مین اسوقت ایک اور قوت سلطان محمد خوارزم کی ماتحتی مین پیدا ہوئی محمود کے مرنے کے بعد سلجوقیون کے سردار طغرل بیگ نے جرجان۔ طبرستان۔

* خاکسار مصنف کا گمان ہے کہ خروج دجال کی احادیث کا اشارہ ابوطاہر اور قرامطہ کی طرف ہے۔ اور یاجوج ماجوج کا تاتاریون کی طرف۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آذر بائجان - عراق اور خراسان پر قبضہ کر لیا - خلیفہ بغداد ایک عرصے سے اپنے ترکی
محافظین سے جسکو خلیفہ معتصم نے سب سے پہلے رواج دیا تھا - نہایت تنگ تھی -
ترکی فوج جو چاہتی کرتی اور جس خلیفہ کو چاہتی قتل کر دیتی اور جسکو چاہتی تخت پر
بٹھاتی خلیفہ القائم نے آخرکار طغرل بیگ سے ان کے دور کرنے کے لیے مدد مانگی -
جب طغرل بغداد مین آیا تو اسکی بہت خاطر و مدارات کی گئی - القائم نے بڑے
تزک احتشام سے دربار کیا - اور طغرل پر اس دربار کا ایسا رعب غالب ہوا کہ
وہ ننگے پیر خلیفہ کے تخت تک آیا اور نہایت فردمندی سے زمین کو بوسہ دےکر
ادب سے ساکت کھڑا رہا - خلیفہ نے اس کے بعد اسکی سرافرازی کر کے اپنے پہلو مین
ایک تخت پر جگہ دی اور پھر اعلان سُنایا گیا جسمین طغرل بیگ کو نائب خلافت
بادشاہ بغداد و عرب و عجم کا خطاب دیا گیا - اس کے بعد اسکو سات خلعتین پیش کیگئین
اور اسکے سر پر دو تاج رکھے گئے اور اسکی کمر مین دو تلوارین باندھی گئین یعنی شرق
ومغرب یا عرب وعجم کی بادشاہت کی نشانیان - طغرل نے اپنی بہن کا نکاح
خلیفہ سے کر دیا - اور خود خلیفہ کی لڑکی زبیدہ سے اپنا نکاح کر لیا
یہ نکاح مقام رے پائے تخت سلجوق مین منعقد ہوا - طغرل کی عمر اسوقت
ستر برس کی تھی - تھوڑے دنون کے بعد طغرل کا انتقال ہو گیا - طغرل کے
جانشین الپ ارسلان اور ملک شاہ سلجوقی نہایت اولوالعزم ہوئین اور ان کی
فتوحات بحر روم سے لیکر سرحد چین تک نہ صرف عرب کے تمام ممالک پر حاوی تھین
بلکہ رومیون کا جو کچھ بھی ملک ایشیا مین باقی رہ گیا تھا وہ بھی انھون نے چھین کر
اپنے ملک مین ملا لیا - خلیفہ بغداد اب بالکل محکوم رہ گئے تھے اور سلجوقیون نے

زمانے مین عربی خلافت کا خاتمہ ہوچکا تھا -

طغرل کے بعد منغولیا سے چنگیز خان جہان سوز اٹھا - اور مشرق سے مغرب تک جہان وہ پہونچا ایک تباہی اور بربادی پھیلا دی - سلجوق اگرچہ عرب نہ تھے مگر مسلمان تھے اور مسلمانون کے مددگار - مگر کفار منغول جو تمام عجم اور ترکستان پر ٹڈی دل کی طرح پھیل گئے تھے - ان کے سامنے جو اسلامی چیز آئی وہ تباہ و برباد ہوگئی - بڑے بڑے اسلامی تمدن اور ترقی کے مراکز - مرو - بلخ - بخارا - سمرقند - اسکی فوج کے پیچھے ایک تودہ خاکستر کی طرح باقی رہ گئے تھے -

چنگیز خان اگرچہ بغداد تک نہ آیا - لیکن اس کے مرنے کے بعد جب اسکی سلطنت تقسیم ہوئی اور ہلاکو کو ایران کا تخت ملا - تو اسنے فوراً بغداد کو عام تباہی مین ملانے کے لیے تیاری شروع کردی - مؤرخون کا بیان ہے کہ ہلاکو کو بغداد پر حملہ کرنے کے لیے ابن علقمی مستعصم کے شیعہ وزیر نے آمادہ کیا تھا - اسوقت قدیم بغداد یعنی کرخ مین شیعہ پارٹی کا زور تھا اور بغداد مین سُنیون کا اور دونون فرقے ایک دوسرے کے تباہ کرنے پر تلے ہوے تھے - ہلاکو نے ایک لاکھ بیس ہزار سوار سے جن کے ساتھ ایک ہزار چینی نفط انداز تھے بغداد پر حملہ کیا - بغدادیون نے پہلے تو صلح کی بیکار کوشش کی اور جب یہ مقصد پورا نہوا تو لڑنے مرنے کو تیار ہوگئے بلکہ ہلاکو کو یہ کہلا بھیجا کہ اسکی مجال کیا جو بنی عباس کے مقدس ذریت پر نظر اٹھا کر دیکھ سکے - بہتر ہے کہ اُلٹے پاؤن ہمدان واپس جائے اور اسوقت خلیفہ ظل اللہ سے اسکی جسارت کی معافی کے لیے سفارش کی جائے گی - مگر ایسی لایعنی باتین اس خونگر تاتاری کے مرعوب کرنے کے بجائے ہنسانے والی تھین -

شہر کے حصار مین خندقین کھودی گئین - دمدمے اور مینارین بنائے گئے اور اسپر سے سنگ باری اور نفت اندازی شروع ہوئی - دو ماہ تک بغدادیون نے اس سخت محاصرے کا نہایت دلیری سے مقابلہ کیا مگر جب مغول دیوار پر قابض ہوگئے تو خلیفہ مستعصم اپنے وزیر ابن علقمی کے صلاح سے بذات خود صلح کے لیے ہلاکو کے پاس گیا - ہلاکو نے خلیفہ اور اسکے لڑکون کو فوراً گرفتار کرلیا - یوم جمعہ فروری ۱۲۵۸ء مین ہلاکو بغداد مین داخل ہوا - پہلے اسنے ایک بڑی ضیافت کا اہتمام کیا اور پھر خلیفہ کو بلا کر حکم دیا کہ اس کے سامنے کچھ پیش کش کرے مقہور اور مایوس خلیفہ نے سونے اور جواہرات کو سینیون مین لگا کر پیش کیا - ہلاکو نے حقارت آمیز ہنسی سے ہنسکر کہا کہ ایسی چیز کے پیش کرنے سے کیا فائدہ جسکا اب وہ خود مالک ہی - ضرورت یہ ہی کہ اب اپنے پوشیدہ خزانون کا حال بتاؤ - خلیفہ نے چپ چاپ محل کی چور کوٹھریون کو تبلا دیا - جب وہ کھولی گئین تو اس کے اندر ایک بڑا حوض لبالب سونے کے سلون سے جسمین ہر ایک کا وزن سو مثقال سے زیادہ تھا پایا گیا - ہلاکو نے خلیفہ کو کئی رات بھوکا رکھکر اس کے سامنے بطور خوراک یہی سونے کے ڈلے پیش کیے اور اس سے استعجاب پر کہا کہ جس کو وہ کھا نہین سکتا کیا یہ بہتر نہ تھا کہ یہی اس کے شہر اور اسکی خود جان کی حفاظت کرنیوالون کے کام آتین اُس وقت بغداد مین برابر قتل عام ہو رہا تھا - تمام شاندار عمارتین - مساجد - محلات - خانقاہین - مدارس - کتب خانے سب آگ کی نذر ہو چکے تھے - کہتے ہین کہ تاتاریون نے اسقدر کتابین دجلہ مین پھینکین کہ دجلہ کا پانی سیاہ ہوگیا -

اب خلیفہ کی قسمت کا فیصلہ باقی تھا - بنی عباس نے عوام پر اپنی تقدس کا بہت بڑا سکہ جما رکھا تھا اور یہ حالت تھی کہ دربار کے چوکھٹ کے پتھر پر حجر اسود کی طرح بوسہ

دیا جاتا تھا۔ اِس ظاہر اتقدس کے ساتھ عموماً تمام خلفاء بنی عباس پرلے سرے کے فاسق شرابی اور زانی تھے۔ اسلام کے چار مجتہدین مین سے تین کا خاتمہ عباسیون کے دست بیداد سے ہوا ہے۔ عباسیون کے وقت مین اسلام کی کیا عزت رہگئی تھی وہ ہارون رشید کے مشہور ظریف ابونواس کے ان بیہودہ اشعار سے معلوم ہوگا جسکا ترجمہ یہ ہے۔ "جامع مسجد تو شیطان کا گھر ہے۔ جسکی بنیاد خدا نے منحوس ستارے کے وقت ڈالی ہے۔ اس کے صحن مین خوبصورت لونڈے غزال رعنا کی طرح گھومتے پھرتے ہین۔۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ (اس سے آگے حیا و ادب سے قلم سکتہ مین رہجاتا ہے) (ابن خلکان) بنی امیہ مین سے اگرچہ بعض خلفاء جابر تھے مگر انکے وقت کے اسلامی فتوحات خصوصاً اسلامی فتوحات بحر روم و محاصرہ قسطنطنیہ کسی طرح قرون اولے سے کم نہ تھے سفاح نے سب سے پہلے فتوحات کا دروازہ مسلمانان بنی امیہ پر کھولا اور انکا ایسا بے رحمی اور دغا بازی سے قتل عام کرایا کہ شاید کوئی کافر بھی ایسا نہ کرتا۔ عباسیون کی منجملہ اور تلبیس کے ایک یہ بھی تھی کہ جسوقت بنی عباس کا خون پاک زمین پر گرے گا۔ دُنیا تہ و بالا ہوجائیگی۔ ہلاکو نے جب یہ سُنا تو اسنے بجاے آسانی سے ایک تلوار کے زد سے قتل کرا دینے کے مقدس خلیفہ اور اس کے لڑکون کو ایک کمل مین خوب بندھوایا اور لاتون سے کچلوا کر ہڈی پسلیان چور چور کرا کر مروا ڈالا۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار) سعدیؒ نے زوال بغداد پر ایک مرثیہ عربی مین لکھا ہے۔ جو ہر شخص کے پڑھنے کے قابل ہے۔ یہ انکی کلیات مین موجود ہے۔

بنی عباسیون مین سے ایک شخص ابوالقاسم اس تمام قتل عام سے بچکر چھپتا چھپاتا ایک عرصے کے بعد مصر پہونچا۔ اور مملوک سلاطین کی سرپرستی مین نصرانیون کی پوپ کی طرح رہنے لگا۔

بغداد کے فتح کے بعد تاتاریون نے شام پر حملہ کیا۔ مگر مملوک مصر سے سخت شکست اُٹھائی۔ مصری سلطنت اسلامی سلطنت کی آخری یادگار باقی تھی جس کے قبضے مین شام۔ حجاز۔ یمن بھی تھا۔ مگر یہ ترک مملوکون کی سلطنت تھی اور عربون کو اس سلطنت پر کچھ قومی فخر حاصل نہین۔ ایک عرصے کے بعد مغول ایران مسلمان ہوگئے اور ان کے بعد جب دوسری قومین تخت ایران کی دعویدار ہوئین تو بغداد ان کے ہی پاس رہا۔ ۱۴۰۱ء مین تیمور نے اسکو فتح کیا اور آخر بار سلاطین عثمانی کے تاجدار مراد رابع نے ۱۶۳۸ء مین اسکو فتح کرکے دولت ترکیہ عثمانیہ مین شامل کردیا۔ ایک صدی پہلے سلطان سلیم نے مصر۔ شام۔ حجاز۔ کو اور سلطان سلیمان نے یمن کو فتح کرکے اور اندرون عرب کے شیوخ کو باجگزار کرکے ایشیا کے اندر تمام سلطنت عرب کا چراغ گل کردیا تھا۔ عربی مدرسون کی جگہ ترکی فوجی مدارس قائم کیے گئے۔ موجودہ عرب نے ترکی زبان اور ترکی رسم و آداب سیکھ کر اور ترکون کا لباس پہنکر اپنی تمام پرانی شان و شوکت کو بھلا بیٹھے ہین۔ آج بغداد کے چند متبذل کتابچیون کے دکانون پر فرانسیسی مخرب اخلاق ہی ناولون کے ترکی ترجمے۔ ترکی نقشے تاریخ یا سلطنت عثمانیہ کے مبالغہ آمیز حالات کے سوا کوئی کتاب جسپر بغداد دسوین صدی مین فخر کرتا تھا نہین ملتی۔ عربی آفندی تنبل اور کاہل الوجود قہوہ خانون مین سگرٹ کے دھوون کے اندر الف لیلہ کے جن کا دھوان بنکر تانبے کے برتن سے نکلنے کی داستان سنتے ہین۔ نہ وہ نظامیہ ہے۔ نہ مستنصریہ۔ نہ وہ کوفے کے فقیہ مین اور نہ بصرے کے نحوی باقی ہین۔ نہ مسجد ہے۔ نہ محراب ہے۔ داؤد پاشا کی مسجد آج خلیل پاشا کی ٹھنڈی سڑک کے آگے سرنگون ہے۔ اگر بغداد کی کوئی عالیشان عمارت ہے تو وہ یا کسی

یہودی تاجر کا محل ہے۔ یا ترکون کا گورنمنٹ آفیس۔ فوجی بارک۔ فوجی اسپتال ہے
بازاردن مین اگر کچھ رونق ہے تو وہ پچاس ہزار یہودیون کی بدولت ہے۔ یہودیون کے
سبت کے روز بغداد مین سناٹا ہوجاتا ہے۔ جو موٹر پر یا اعلیٰ درجے کی نفیس فٹن
پر امیر کبیر بنا ہوا اپنے خاندان کے دلفریب صباحت اور حُسن کے جھرمٹ مین جارہا ہے
وہ یہودی ہے۔ جو چیتھڑے لگائے مقہورانہ صورت بنائے ترکی پولسمین کی ہتکڑیون
کے پیچھے جارہا ہے وہ بدبخت عرب ہی۔ ایک فیس پوش عرب گھبراکر ایک
ترک کو دیکھ کر دم بخود ہوگیا ہے۔ یہ ایک عرب کلرک ہی جو آج اپنے آٹھ سو برس پہلے والے
موالی کو افندم بیگم۔ پاشام کہکر ساکت ہاتھ باندھے ہے۔ جو فوجی یونیفارم مین مخمور
جھومتا ہوا اچل رہا ہے۔ وہ ایک عربی سارجنٹ جاندارم ہے جو ابھی ایک عربی
فحش خانہ سے نکلا ہے کل اسکی رجمنٹ یمن مین جارہی ہے اور یہ دل مین سوچ رہا ہو
کہ کاش وہ سب سے پہلا شخص ہو جو ترکی سلطان کے واسطے اپنے بھائی عربی باغی کا سر
کاٹ کے تمغہ سلطانی اور پاشا کا خطاب حاصل کرے۔

زوال دول عرب افریقہ | جب بنی امیہ عباسیون کے مظالم سے بھاگ رہے تھے
تو ان کے پناہ کی جگہ بجز افریقہ کے کہین نہ تھی۔ اہل بربر ان بیچارے مظلومون اور
نوواردون کی حمایت مین اُٹھ کھڑے ہوے۔ جب خلیفہ منصور کو بربر کی سرگرمی کی
خبر پہونچی تو اسنے ۱۶۱ھ مین چالیس ہزار فوج ان کے دھمکانے کو بھیجی۔ بربریون کے
جبلی تفرقہ سے فائدہ اُٹھاکر عباسیون نے طرابلس۔ قیروان اور فاس پر قبضہ کرکے
بنی امیہ کو نکالدیا۔ جب ہارون رشید کا زمانہ آیا تو ابراہیم بن اغلب اُسوقت کے
والی افریقہ نے خلیفہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ مصر کے خزانے سے جو ایک کرور

دینار افریقیہ کی حکومت کے اخراجات کو دیے جاتے ہین اس سے سبکدوشی حاصل کرنے کی یہی صورت ہو کہ اس دور دراز ملک کو اس کے ماتحت خودمختاری عطا کیجائے جس کے عوض ابراہیم نے چالیس لاکھ دینار کا سالانہ خراج پیش کیا۔ خلیفہ نے طوعاً وکرہاً اسکو قبول کر لیا۔ اور ابراہیم ابن اغلب افریقیہ کا باجگذار بادشاہ تسلیم کر لیا گیا اسطرح اغلبون کا خاندان خلافت سے جدا ہوکر افریقیہ مین قائم ہوا۔ اس زمانے مین افریقیہ کے اندر خوارج فرقہ کا بڑا زور تھا۔ جنکا اصول آجکل کے ڈماکرات اور ریپبلکن کا تھا۔ اور وہ اسلامی خلافت کو کسی قوم یا کسی شخص کا ورثہ نہ جانتے تھے۔ اسی بنا بر خلافت کے لیے حق جتانے اور اس کے خاطر لڑنے کے لیے جسمین قوم کی رضامندی نہو اور مسلمانون مین کشت وخون ہو نہایت شقی اور مخرب اسلام جانتے تھے۔ ان کے نزدیک حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ دونون اسی زمرے مین شامل تھے۔ حضرت علیؓ نے انسے جہاد کر کے تقریباً ایشیا مین انکا خاتمہ کر دیا تھا اور جو کچھ بچے کھچے تھے وہ عمان بھاگ گئے تھے۔ مگر انکی ایک بڑی جماعت افریقیہ مین باقی تھی۔ یہ اسلام کا ڈماکرات فرقہ بربریون کو تعلیم دیتا کہ عرب ان کے ملک کے غاصب ہین۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب برابر ہین اور بربریون کو ایسا ہی سلطنت کا حق حاصل ہے۔ جیسا عربون کو۔ ابراہیم کو اس جماعت سے سامنا پڑا کیونکہ انھون نے بربریون کو اس ملک فروشی کی جو ابراہیم اور خلیفہ کے درمیان بلا انکی رضامندی کے ہوئی اسکے خلاف بھڑکا دیا تھا اہل بربر نے خراج کے معاہدہ کے منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ایک اپنی جدا سلطنت طہارت کے نام سے قائم کی۔ ابراہیم اپنی تمام زندگی ان بغاوتون کے دبانے مین مشغول رہا۔ آخرکار کثرت خونریزی سے

وہ ایسا دیوانہ ہوگیا کہ کہتے ہین جیسے مظالم اسنے کئے ہین دنیا مین کسی نے نہین کیے
ایک بار اپنے محل کے چھ سو لڑکون کی محافظ سپاہ کو آگ مین جلوا دیا۔ اسکی مان نے
چند خوبصورت لونڈیان اس کے پاس بھیجین تاکہ شاید انکی خوش الحانی سے یہ خونخوار
جن اسپر سے اُتر جائے۔ ابھی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ بیٹے نے مان کو ایک سینی مین
ان پیاری صورتون کا سر بطور تحفہ بھیجدیا۔ خلیفہ معتضد باللہ نے آخر کار ۲۹۰ھ
مین اسکو واپس بُلا لیا۔ مگر یہ دہان سے سسلی چلا گیا۔ اور وہین ہیضہ مین مبتلا ہوکر
داخل بہ جہنم ہوگیا۔ ابراہیم کے بعد اسکا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اسنے اپنے بیٹے کو کسی شبہ
مین قید کردیا اور اپنے غلامون کو اسکی شرکت کے قصور مین دار پر کھچوا دیا۔ اپنے چچاؤن
اور بھائیون کو بھی اپنے راستے سے دور کرکے خود عیاشی مین مبتلا ہوگیا۔ اس زمانے
مین قرامطہ فرقون مین سے ایک داعی ابوعبداللہ شیعہ ۲۹۳ء مین افریقہ
آیا۔ یہ شخص اپنے وقت کا عجیب غریب آدمی تھا۔ سازش کرنے مین نہایت ہوشیار
اور چالاک اور اس کے پورا کرنے مین نہایت سرگرم اور دلیر ہر قسم کے شعبدون
اور پراسرار معلومات سے واقف۔ جب اسنے اپنے ارادے قائم کرلیے تو وہ پہلے
مکہ معظمہ گیا۔ اور افریقہ کے حاجیون مین مل جُلکر احوال لینے لگا۔ انھین حاجیون
مین سے قبیلۂ قطامہ کے چند مشہور آدمی تھے۔ اسنے اُنکو یقین دلایا کہ مہدیؑ تھوڑے
عرصے مین افریقہ مین خروج کرنے والا ہے اور اپنے معجزون اور کرامتون کے ساتھ
ملک مین قابض ہوکر خالص اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالے گا۔ تھوڑے دلون کے بعد جب
یہ افریقہ پہونچا تو قطامیون نے سب سے بڑھکر اسکی مدد کی۔ دوسرے بربری قبائل نے
بھی اسکی اقتدا کی۔ اور رفتہ رفتہ اسنے ملک کو لوٹنا اور وہان کے باشندون کو قتل کرنا

شروع کیا۔ جب ملک پر اچھی طرح مسلط ہوگیا تو اپنے سابق داعی عبیداللہ کو شام مین لکھا کہ وہ جلد افریقہ کی حکومت اور مہدی کا لقب اختیار کرنے کے لیے روانہ ہو جائے۔ خلیفۂ بغداد کو جب اسکی خبر ہوئی تو اسنے مصر و شام کے والیون کو اسکی گرفتاری کے لیے حکم بھیجا۔ یہ بھیس بدلکر چھپتا چھپاتا افریقہ پہونچ ہی گیا تھا کہ والی سجلماسہ الیاس بن ضرار نے اسکو گرفتار کرکے قید کرلیا۔ ابوعبداللہ نے اس کی رہائی کے لیے پہلے ایک قاصد روانہ کیا مگر وہ جب وہ قتل ہوگیا تو اسنے خود سجلماسہ پر حملہ کرکے عبیداللہ کو چھڑا لیا اور اسکو عوام کے نعرۂ مسرت مین امام مہدیؑ اور امیرالمومنین کے لقب سے حکومت افریقہ پر تخت نشین کیا۔ ابوعبداللہ کی اصل نیت یہ تھی کہ قرامطہ کے اصول انارکزم کی ترویج ہو اور خود اسے سلطنت اور حکمرانی سے مطلب نہ تھا۔ عبیداللہ سے اسکو امید تھی کہ اسکی مدد سے وہ مذہب اور ملت کے تمام قوانین کو توڑکر عورتون اور زمین کی ملکیت عام کردیگا۔ مگر اسکی یہ امید پوری نہوئی۔ عبیداللہ تخت پر بیٹھتے ہی سب سے پہلے ابوعبداللہ شیعہ کو اپنے راستے سے صاف کیا۔ اسی عبیداللہ نے فاطمی سلطنت کی افریقہ مین بنیاد ڈالی۔ اور قیروان کے قریب مہدیہ کو اپنا پایۂ تخت بنایا۔ بربریون نے اسکی سلطنت مین کئی بغاوتین کین مگر آخرکار وہ تمام بغاوتون پر غالب رہا۔ سنہ ۹۱۴ء مین اسنے مصر پر حملہ کیا۔ مگر ناکامیاب رہا۔ دوسری مرتبہ پھر حملہ کیا اور اسکندریہ پر قبضہ کرلیا۔ سنہ ۹۳۴ء ۶۳ برس کی عمر مین مرگیا۔ فاطمیون کے تیسرے سلطان المعز نے جوہر کی ماتحتی مین مصر پر ایک زبردست حملہ کیا۔ سنہ ۹۶۹ء مین مصر فتح کرکے القاہرہ کی بنیاد فسطاط کے قریب رکھی۔ المعز نے اس کے بعد ہی شہر کو اپنا پایۂ تخت کرلیا۔ فاطمی بالعموم اسلام کے سخت دشمن تھے۔ شریعت کی کتابین رکھنے

والون کو سخت سزائین دی جاتی تھین۔ یعقوب بن کلس العزیز کے وزیر نے اسمعیلی مذہب کے قوانین پر ایک کتاب ترتیب دی اور تمام عدالت اور شریعت مین اسی کتاب کا رواج ہوگیا۔ جو اس کے خلاف عمل کرتا اسکو سخت سزائین ملیتن۔ الحاکم نے عجیب عجیب قسم کے حکم دے رکھے تھے۔ اس کے مظالم اور اسکے بے تکے احکام سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکا دماغ خراب تھا۔ الحاکم اپنے کو خدا کا اوتار کہتا۔ جبل لبنان کے دروزی اب بھی اسکو ایسا مانتے ہین۔ فاطمی سلطنت محاربۂ صلیبی مین ہمیشہ مسلمانون کے خلاف عیسائیون کے مددگار رہے۔ آخر کار سنہ ۱۱۷۱ء مین سلطان صلاح الدین ایوبی نے اس ناپاک قوم اور خاندان کا قلع قمع کر کے خاندان ایوبیہ کی بنیاد ڈالی فاطمی دراصل عجمی نسل کے لوگ تھے اور صرف لوگون کو اپنا معتقد بنانے کے لیے اپنے کو بنی فاطمہؓ سے کہلاتے تھے۔ چنانچہ ایک بار المعز سے لوگون نے اس کے نسب کا ثبوت چاہا تو اسنے خنجر کھینچکر کہا کہ میرا نسب یہ ہے۔ ایوبیہ خاندان نے فلسطین بھی صلیبیون سے لے لیا۔ اور شام کی سلطنت جو سلطان صلاح الدین کے آقا نورالدین کی تھی۔ اسکو بھی ملا لیا۔ سنہ ۱۲۵۰ء مین ترک اور چرکس مملوکیون نے اس خاندان پر غلبہ کیا اور ان مملوکیون کی سلطنت مصر و شام پر سنہ ۱۵۱۷ء تک باقی رہی جب سلطان سلیم عثمانی نے مصر فتح کر کے اسکو ترکی سلطنت کا حصہ کر لیا۔

مغرب اقصا مین اسوقت ایک اور خود مختار سلطنت قائم تھی۔ اسکی ابتدا یون ہوئی کہ خلیفہ عباسی الہادی کے زمانے مین والی مکہ کے علویون پر بیجا مظالم سے ایک بغاوت ہوگئی اور جب یہ بغاوت فرو ہوئی تو اس کا سرغنہ محمد ادریس ایک شخص وہان سے پوشیدہ بھاگ نکلا۔ خلیفہ نے اپنے والیان مصر و شام افریقہ

وغیرہ کو احکام بھیجدیے تھے کہ اس ادریس پر نظر رکھی جائے اور یہ بچکر جانے نہ
پاوے - مصر مین یہ ایک غلام کے بھیس مین داخل ہوا - اس وقت وہان کا
حاکم شیعہ مذہب تھا اور اسنے ادریس کے فرار کرنے مین بڑی مدد دی - جب خلیفہ
ہارون رشید کو اسکا علم ہوا تو اسنے اس حاکم کو اس جرم مین پھانسی کی سزا دیدی -
ادریس یہان سے نکلکر افریقہ پہونچا اور ۷۸۸ء مین بربر قبیلہ عوریہ کے سردار
عبدالمجید کا مہمان ہوا - رفتہ رفتہ اسنے بربرون پر اپنے نسل اور تقدس کا سکہ جمانا شروع
کیا اور انکو اپنا مرید کرلیا - اس کے بعد ایک بڑے بربر کے گروہ کے ساتھ ایک
قبائل پر حملہ آور ہوا جو ابھی تک اسلام نہین لائے تھے اور مغرب الاقصے سے بالکل
بت پرستی کا نام مٹا دیا - اسکے بعد اسنے اور بھی ہاتھ پیر نکالے اور رفتہ رفتہ
مغرب الاقصا کا خودمختار حاکم بن بیٹھا - خلیفہ نے ایک شخص سلیمان کو اسکا کام تمام
کرنے کو بھیجا - ادریس مارا گیا - مگر تھوڑے ہی دنون کے بعد ادریس کی حرم سے
ایک لڑکا پیدا ہوا - اور بربریون نے اسی کو جانشین قرار دیا - ادریس ثانی نے
۸۰۷ء مین شہر فاس کو تعمیر کراکر اپنا پائے تخت بنایا - خاندان ادریس ۹۵۸ء
تک مراکش پر خودمختار سلطان رہے - ان کے ساتھ شیعیت کا بیج جو بویا گیا تھا
وہ بارآور نہ ہوسکا - اگرچہ آج تک مراکش کے سُنّی اور کٹر مسلمان ادریس شیعہ کی
قبر کو زیارتگاہ بنائے ہوے ہین - مرابطیون نے ان کے بعد سلطنت پر قبضہ کرلیا
یہ خاندان ۱۱۴۹ء تک قائم رہا - یوسف بن تاشفین نے ۱۰۶۲ء مین مراکش کی
بنیاد ڈالی - اسنے اسپین پر تین بار حملہ کیا اور وہان کے عیسائیون کی اچھی تادیب
اور گوشمالی کی - تیسرا خاندان موحدین کا ہوا جو ۱۲۶۹ء تک قائم رہا اسکی بنیاد ایک

شخص محمد ابن تومرت نے ڈالی جسنے مدرسہ نظامیہ بغداد مین تعلیم پائی تھی - اور الغزالی
کی صحبت مین رہا تھا - اسنے ۱۱۲۱ء مین مراکش آکر مہدیت کا دعوی کیا اور تھوڑے
عرصے مین تمام مراکش پر قبضہ کر لیا - اسنے شہرون - قلعون اور مسجدون کی از سر نو
تعمیر کرائی - ان موحدون نے اسپین پر بھی حملہ کیا اور ایک عرصے تک جنوبی اسپین
پر قابض رہے - موحدون کا خاندان بغداد کی فتح ہونے کے ۱۳ برس بعد تمام
ہوگیا - اس کے بعد بنو سعد کے اُمرا مراکش پر سلطنت کرتے رہے - مراکش عرب
کی آخری سلطنت ہے جو ۱۹۱۳ء تک باقی رہی - مولائی عبد العزیز اور مولائی
یوسف نے اگر آنکھ کھولی - تو یوروپ کی موٹرین - گھڑیان - فونوگراف - باجے -
کھلونون کے لیے ملک مین ہر طرف بغاوت موجود تھی جو بدقسمت باغی سردار گرفتار
ہوتے انکے ساتھ نہایت وحشیانہ اور بے رحمانہ سلوک کیا جاتا - یہانتک کہ انگلستان کے
شاہی خاندان نصرانی نے اسی بنا پر اسلامی مراکش کو اپنے ۱۹۱۰ء کے دربار
تاجپوشی مین شریک کیا - اسی سن مین جب بد امنی بڑھتی گئی تو فرانس نے ایک
دستہ فوج کا بھیجکر اس ملک پر قبضہ کر لیا - سلاطین بنی فاطمہ کے زوال کے بعد الجزائر -
طونس - طرابلس پر کبھی مراکش کے خاندان قبضہ کر لیتے - اور کبھی وہ خود مختار سلاطین
کے قبضہ مین آجاتے - سلطان سلیمان عثمانی کے وقتون مین امیر البحر خیر الدین باربروسا
نے ان پر قبضہ کر کے سلطنت عثمانی مین ملا لیا - ترکون کے بعد طونس اور الجزائر
پر فرانس اور طرابلس پر اطالیون نے کیونکر قبضہ کیا - اسکا تعلق ترکون کی تاریخ
سے ہے - جہانتک عرب کا تعلق تھا انکا زوال اسی وقت سے شروع ہوگیا جب
اُنپر غیر عربون نے تسلط کر لیا - اگر یہ کہا جائے کہ ترکون کی محکومیت کی وجہ سے عرب

موجودہ زمانے کی ترقی سے پیچھے رہ گئے ہین۔ تو ہمارے سامنے اس کلیہ کے استثنا
مین مراکش کا ملک موجود ہے ۔ یہ بدبخت ملک اگرچہ متمدن ممالک یوروپ سے صرف
ایک ۱۲ میل کے بحر سے جدا ہے اور ابتدا سے ابتک خودمختار رہا ہے۔ لیکن اسوقت
تک وہان کی ہواپرست سلاطین نے اسکی ترقی مین اتنا بھی اضافہ نہ کیا
جتنا کہ اہل عرب نے جب سب سے پہلے اسپین داخل ہوے تھے ۔ ملک مین ایک
سرے سے دوسرے سرے تک بدترین قسم کے مظالم ۔ ڈاکہ زنیان ۔ حکام کی رشوت
خواریان ۔ اور آزادی اور انصاف طلب کرنے والے قبائل کے ساتھ وحشیانہ
سلوک جاری ہین۔ تمام ملت جاہل ۔ ملک مین نہ کوئی سڑک نہ پوسٹ آفیس
نہ تارگھر۔ نہ بندرگاہین ۔ نہ میونسپلٹی ۔ نہ تجارت اور زراعت کی ترقی نہ فوج
نہ پولیس نہ مالیہ کا انتظام اگرچہ فرانس کا عربی ممالک پر قابض ہونا ہمکو حسرت
کے خون رلاتا ہے مگر اس کے مقابل ایک پریشان اور خستہ ملک مین امن و امان
اور تاریک شہرون مین تمدن کی دھیمی روشنی ریل اور راہون کی آسانیان
ضرور اس نقصان کی تلافی کرکے ہمارے دل کو ڈھارس دیتی ہین ۔

زوال دول عرب اسپین ۷۵۰ء یعنی جنگ ٹورس کے اٹھارہ برس بعد

بنی امیہ کے آخری خلیفہ مروان الحمار نے عباسیون سے جنگ زاب پر شکست اٹھائی
ابوالعباس کے عام قتل عام سے بنی امیہ کا ایک شخص عبدالرحمن بچ رہا تھا کچھ عرصہ تک
یہ فرات کے کنارے چھپا رہا۔ مگر ایک بار عباسیون کو پتہ چلگیا۔ اور ان کے تعاقب
بال بال بچکر وہ ایک وفادار غلام کے ساتھ مصر پہونچا اور وہان سے پھرتا پھراتا

* عباسیون کے وعدے پر اعتبار کرکے اس کے بھائی نے اپنے کو حوالہ کر دیا۔ (بقیہ صفحہ ۱۴۰)

پانچوین برس یہ اسپین مین داخل ہوا اسپین کے عرب اسوقت دو پارٹی مین متفرق
تھے - ایک یمنی فریق دوسرے مضاری یمنی فریق نے عبدالرحمن کی حمایت کی -
حاکم قرطبہ یوسف کو شکست دیکر تمام اسپین پر قبضہ کرلیا - عباسیون نے جب بنی امیہ
کی یہ بڑھتی ہوئی قوت اسپین مین سنی تو حاکم مغرب علا ابن مغیث کو حاکم اسپین مقرر
کرکے ایک بڑی مہم کے ساتھ روانہ کیا - علا اسپین پر اُترا - لیکن عبدالرحمن سے
سخت شکست کھائی - اور جسقدر فوج بھیجی گئی تھی وہ سب قتل و برباد ہوئی عباسیون
نے اسکے بعد پھر اسپین کی طرف نظر نہ کی - عبدالرحمن اب اطمینان سے اسپین کی بغاوت
فرو کرنے مین متوجہ ہوا - ٹولیڈو پر قبضہ کرلیا - ۳۳ سال اسنے بغاوتون کے فرو کرنے اور
اور شارلمین کی فوج کو شکست دینے مین صرف کی - عبدالرحمن ثالث جس نے
۹۶۱ء مین حکمرانی کی - اپنے خاندان کا سب سے بڑا بادشاہ ہے - اسنے اپنی پچاس سالہ
سلطنت مین شمالی عیسائیون کے حملون اور انکی بغاوتون کو فرو کرکے سارے
اسپین کو ایسی امن و خوشحالی دی کہ اسپین کی سب سے بڑی علمی اور اقتصادی ترقی
اسی کے زمانے مین ہوئی ہے - اسکا جانشین الحکم بھی اعلیٰ درجے کا علمی مذاق رکھتا تھا
گویا اگر عبدالرحمن ثالث اسپین کا ہارون رشید تھا تو حکم مامون تھا - الحکم کے جانشین کے
وقت مین قرطبہ کا ایک فلسفی طالب علم المنصور اپنی خداداد ذہانت سے بڑھتے بڑھتے
اسپین کا سب سے طاقتور شخص ہوگیا - خلیفہ بالکل اسکے ہاتھ مین تھا - مگر اسی کے دم سے
اسپین پر کسی بغاوت کا خطرہ اور نہ کسی شمالی عیسائی کو حملہ کی جرات ہوئی المنصور

(بقیہ صفحہ ۱۲۹) جو فوراً پارہ پارہ کردیا گیا - قول و پیمان کا قایم رکھنا جاہلیت کے عربون کی ایک خاص خوبی تھی
اور قرآن مجید نے اسپر سخت تاکیدین کی ہین - مگر عباسی ایام جاہلیت کے عربون سے بھی پیچھے تھے -

کے بعد بر براور عربون کے آپس کے جھگڑے اور عناد شروع ہوے۔ بقیہ سلاطین
کٹھ پتلی کی طرح رہ گئے ۔ ۱۰۰۹ء سے ۱۲۲۲ء تک چودہ سلاطین نے دوسو پچاس برس تک
متحدہ اسپین پر سلطنت کی اور یہی زمانہ اسپین کی ترقی اور تمدن کا تھا۔ اس کے بعد
طوائف الملوکی کا زمانہ آیا۔ الفونسو ششم بادشاہ لیون نے اس حالت ابتری کو
کو دیکھ کر تمام اسپین پر قبضہ کرنا چاہا۔ اور یہ پہلا موقع ہو کہ عربی اسپین عیسائیون سے
مرعوب ہوگیا تھا۔ اس کے بڑے حصے پر عیسائیون نے قبضہ کرلیا۔ اشبیلیہ اور
اور قرطبہ کی چھوٹی سلطنتین عیسائیون کی باجگذار ہوگئین۔ راڈگر و سیڈ (یعنی سیڈ ۱۱ گو)
اسپین کے ایک عیسائی نے ولنسیا پر قبضہ کرلیا۔

ان حالت کو دیکھتے ہوے بھی مسلمانون کے تفرقے اور آپس کی لڑائیان جھگڑے
ویسے ہی قائم رہے۔ آخرکار معتمد امیر اشبیلیہ نے افریقہ کے المرابطین سے مدد طلب
کی۔ یوسف تاشفین نے ایک مدد بھیجی اور زلقا کے میدان مین الفونسو پر ایک
بڑی فتح حاصل ہوئی اسکے بعد (جیسا احمد شاہ درانی نے زوال دولت مغلیہ کے وقت
ہندوستان مین مرہٹون کے ساتھ کیا) وہ ابجیکرس پر تھوڑی فوج چھوڑکر اسپین سے واپس
چلا آیا۔ فقہا اسپین اور خود بادشاہ اشبیلیہ نے بڑی منت سماجت سے یوسف کو پھر
افریقہ سے بلوایا۔ المرابطین نے ابکی بار اسپین کو متحد کرکے اپنی سلطنت مراکش کے
ساتھ شامل کرلیا۔ جب مراکش کا خاندان مرابطین سے موحدین مین منتقل ہوا
تو اسوقت تک نصف اسپین پر اسلامی سلطنت باقی تھی۔ موحدین کے وقت مین
عیسائیون اور موحدین سے اسپین مین ایک بڑی جنگ ہوئی آخری وقت پر
اندلس کے مسلمانون کی سات ہزار جماعت کسی واقعی یا خیالی شکایت پر جنگ سے

علیحدہ ہوگئی - موحدین کو شکست ملی - اور عیسائیون کو ایک کثیر مال غنیمت
ہاتھ آیا - اس کے بعد افریقہ مین الموحدین کی قوت اندرونی بغاوتون مین زیروزبر
ہوگئی اور اندلس پر پھر ویسی طوائف الملوکی شروع ہوئی - بیس سال کے اندر
قسطلان اورارغان کے عیسائی بادشاہون نے ولنسیا - قرطبہ - اشبیلیہ اورمرسیا پر
قبضہ کرلیا اب مسلمانون کے پاس ایک آخری مختصر سلطنت غرناطہ باقی رہگئی تھی
ابن الاحمر بادشاہ غرناطہ نے اس مفلوکی اور بےبسی کی حالت مین غرناطہ کا مشہور
محل الحمرا ۱۲۴۸ء مین تعمیر کرایا - ۱۴۹۲ء تک اس مختصر سلطنت مین بھی اندرونی
فساد کبھی تو امرا کے جور وظلم سے کبھی سپاھیون کی دست درازی سے پیدا ہوتے
رہے - ابن اسمعیل جو اسی سن مین ہوا - آخر اپنی کمزوریون سے عیسائیون کو
خراج دینے پر مجبور ہوگیا - اس کے بعد جب اسکے بیٹے مولائی ابوالحسن نے خراج
دینے سے انکار کیا تو پھر عیسائیون سے لڑائی شروع ہوگئی - اسوقت قسطلان -
لیون اورارغون تینون عیسائی سلطنتین فرڈینیڈ اور ایسبلا کے باہم شادی ہونے
سے ایک ہوگئی تھین یہ لڑائی عرصے تک قائم رہی - اسمین کبھی مسلمان غالب آجاتے
آخر کو حرمسرا کی ایک سازش سے جو ابوالحسن کی دو عورتون کی رقابت سے پیدا
ہوئی پھر ایک فساد مسلمانون مین پڑگیا - عیسائیون نے غرناطہ پر قبضہ کرکے
اسکے بیٹے ابوعبداللہ کو جسکو عیسائی مورخ بوابدل کہتے ہین - باجگذار رئیس کی
طرح مقرر کیا - ابوالحسن کو اس درمیان مین عیسائیون پر ایک اور فتح حاصل ہوئی
ابوعبداللہ بھی اپنے باپ کی برابری کرنے کے شوق مین اٹھا - مگر شکست کھاکر
قید ہوگیا - اسکی مان عائشہ نے ایسبلا کو ایک رقم کثیر زرفدیہ مین پیش کی مگروہ

اس شرط مزید پر راضی ہوئی کہ تمام عیسائی اسیر رہا کردیے جائین - اور جو عیسائی فوج اس کے باپ سے لڑنے کے لیے جائے وہ اسکو اپنے ملک سے گذرنے دے - یہ ملک مردود ناخلف بیٹا ابوالحسن کی زندگی تک اس کے پہلو کا ایک خار اور اسکی لڑائیون اور فتوحات کو بیکار کرنے والا تھا -

جب ابوالحسن بوڑھا ہوگیا اور آنکھ کی بصارت جاتی رہی تو ملک کی حفاظت اسکے بھائی عبداللہ کے سپرد ہوئی - جو ایک بڑا جری اور بہادر شخص تھا - مگر عیسائی اسوقت پورے سامان سے مسلح تھے - اسکی دلیری کیا کام آتی - بالآخر جنوری سنہ ۱۴۹۲ء مین عیسائیون کے ہاتھ پر غرناطہ تسلیم ہوگیا - جب فرڈنیبڈ اور ایسبلا شان و شوکت سے غرناطہ مین داخل ہوگئے تو دوسری طرف سے طالع سرنگون ابوعبداللہ ہسپانیونکا بوابدل اپنے مان کے ساتھ غرناطہ سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہونے کو نکلا - ایک بار پھر کر اسنے اپنے پیارے شہر کو دیکھا اور رو پڑا - جہان پر یہ موثر واقعہ پیش آیا وہ ابتک اسپین مین "ال الیٹمو ساسپرو ڈل مورو" یعنی عرب کی آخری آس کے نام سے مشہور ہے - عبداللہ کو ایک مختصر سلطنت کا حصہ اسکی اخراجات کی کفالت کے لیے دیا گیا تھا - مگر اسنے اسکو قبول نہ کیا - اور آبنائے جبل طارق کو عبور کرکے فاس مین چلا آیا جہان وہ ایک لڑائی مین مارا گیا - جو مسلمان اسپین مین باقی رہ گئے تھے رفتہ رفتہ اب ان پر سختی ہونا شروع ہوئی - اور وہ مجبور کیے گئے کہ ملک سے نکل جائین حتی کہ سنہ ۱۶۱۰ء عیسوی مین ایک مسلمان کا نام اسپین مین باقی نہ رہگیا - سب سے زیادہ متعجب کرنے والی چیز جو ہے وہ یہ کہ اہل عرب پر اسپین مین اسوقت مظالم ہو رہے تھے جبکہ یوروپ ترکون کے نام سے کانپ رہا تھا - اور بحر روم پر ان کے جنگی جہازات کو س

لمن الملک الیوم بجا رہے تھے اسپین کی عربون کو اسلامی اخوت کے خیال سے مدد دینے کو قطع نظر کرکے اگر وہ اسپین پر قبضہ کرکے اپنی سلطنت کو بڑھا سکتے تو اُنکو کون وجہ مانع ہوتی۔

پانچوان باب

ممالک عرب

خلیفہ ہارون رشید نے اپنی وفات سے پہلے اپنی سلطنت کو اپنے دو بیٹون مامون اور امین مین تقسیم کیا تھا جنمین سے ایک بالکل عجمی تھی اور دوسری عربی۔ عربی حصے مین عراق۔ شام۔ عرب اور تمام شمالی افریقہ تھا یہی حصہ ابتک ممالک عرب کے نام سے مشہور چلا آتا ہے اور یہ اسوقت بارہ حکومتون پر مشتمل ہے۔

اول۔ الحجاز	پایۂ تخت	مکہ	ہفتم۔ شام	پایۂ تخت	دمشق
دوم۔ الیمن	"	صنعا	ہشتم۔ مصر	"	قاہرہ
سوم۔ حضرالموت	"	مقلا یا عدن	نہم۔ طرابلس	"	طرابلس
چہارم۔ عمان	"	مسقط	دہم۔ طونس	"	طونس
پنجم۔ نجد	"	ریاض	یازدہم۔ الجزائر	"	الجزائر
ششم۔ عراق	"	بغداد	دوازدہم۔ مراکش	"	فاس

تمام ممالک عرب کا مجموعی رقبہ تقریباً ۳ میلون مربع میل یعنی تمام یورپ کے برابر اور آبادی تخمیناً ۴۰ سے ۴۷ ملیون تک ہوگی۔ ان ممالک کی موجودہ جغرافی کیفیت حسب ذیل ہے۔

الحجاز مملکت حجاز جسمین ہمارے سب سے زیادہ مقدس مقامات واقع ہین۔
اس کی حدود یہ ہین شمال مین شام۔ جنوب مین یمن۔ مغرب مین نجد اور مشرق مین
بحر احمر۔ اسکا مجموعی رقبہ تقریباً اسی ہزار میل ہے اور آبادی تخمیناً ڈیڑھ سے دو
ملین تک ہی۔ غالباً قدیم رومی اسی خطے کو عرب حجر یا اربئین پٹرا کہتے تھے۔ اور
اسکی وجہ تسمیہ جو بعض ارض الحجاج کی مرادف سمجھتے ہین وہ یہی حجر کا بگاڑا ہوا ہے۔ ممکن ہی
کہ الحجاز اس سلسلہ کوہ کا نام ہو جسکو بنی اسرائیل فاران کہا کرتے تھے۔ اسکی قدرتی
کیفیت یہ ہی کہ بحر احمر کے کنارے کا ملک ریگستانی میدان سے شروع ہوکر (جس کو
عربی مین تہامہ کہتے ہین اور جو خلیج عقبہ سے خلیج عدن تک چلا گیا ہے) چھوٹی
چھوٹی پہاڑیان (جو عموماً بے برگ وگیاہ ہین) پر ختم ہوگیا ہی۔ یہ پہاڑیان شمال سے
جنوب تک ایک سلسلہ مین چلی گئی ہین۔ انھین پہاڑیون کے درمیان جہان
پانی پیدا ہوگیا ہے۔ وہان آبادی ہوگئی ہے۔ اور بعض جگہ مثل طائف اور
مدینہ منورہ کے کافی شادابی اور سرسبزی بھی ہے۔ شمال حجاز کی زمین بہ نسبت
جنوب کے زیادہ زرخیز ہے۔ اور بعضون کا گمان کہ یہان لوہے اور کوئلے کی موجودگی
کا امکان ہے۔ حجاز کی پیداوار مین طائف کے عمدہ انگور وانار۔ مدینہ کی کھجور۔
بعض ادویات مین کام آنے والے پودھون کی قسم مثل بلسان اور سنائے کی۔
جو۔ جوار۔ اور تقریباً ہر قسم کی سبزیات ہین۔ جانورون مین اونٹ۔ گدھے
اور دُنبے گھریلو اور صحراؤن مین ہرن اور شتر مرغ پائے جاتے ہین۔ یہ ملک
بہ نسبت دیگر ممالک عرب کے بہت غریب اور بے بضاعت ہے۔ اور اسکی تمام
اقتصادی ترقی کا دارومدار عالم اسلام کے سالانہ حج کی بدولت ہے۔ جسو نت

بدوی اونٹون کے کرایون سے اور اہل شہر حجاج کی مہانداری اور انکی رہبری سے اپنا سال بھر کا ذریعہ معاش کر لیتے ہین - حجاز کے مشہور شہر یہ ہین - مکہ - مدینہ - طائف - جدّہ - ینبوع - خیبر - معان - مدائن صالح - مکہ جہان آنحضرت صلعم کی پیدائیش سے اسلام کا نور عالم مین پھیلا ہے اور جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنا کردہ پہلا خدا کا گھر کعبہ ہے - دو چھوٹی پہاڑون کے درمیان بقول قرآن شریف وادی غیر ذی ذرع مین واقع ہے - جسکا ستو سے لیکر ۷۰۰ گز کا وسعت ہے - کل شہر کی وسعت تقریباً ساڑھے تین ہزار قدم کی ہوگی - مکہ شریف کے مکانات عموماً بڑے خوبصورت - اور عمدہ بنے ہوئے ہین اور سڑکین بہ نسبت دیگر ممالک عرب کے زیادہ کشادہ ہین - مکانون مین یورپ کے مکانون کی طرح سڑک کے رخ کھڑکیان کثرت سے لگی ہوتی ہین - یہ کھڑکیان چھجہ بنا کر بنائی جاتی ہین - اور ان چھجون کے نیچے لکڑی کا عمدہ نقش و نگار کا کام بنا ہوتا ہے - کھڑکیون مین بعض اوقات شیشون کا استعمال ہوتا ہے اور بعض جگہ پتلی پتلی تیلیان لگی ہوتی ہین جس سے ہوا کی آمد و رفت مین بغیر رکاوٹ پیدا کیے مکھیون اور کھٹملون سے آرام رہتا ہے - شہر مین عموماً پانی کی بڑی قلت ہے - زمزم کا پانی کچھ شور ہے - ایک نہر جسکا پانی کوہ عرفات سے لایا جاتا ہے اور جسکو زبیدہ نے تعمیر کرایا تھا - وہی عمدہ پانی کا بڑا ذریعہ ہے اسکی مرمت ہمیشہ سلاطین ترکیہ کرتے رہتے ہین -

مکہ شریف کے مشہور مقامات سے حرم کعبہ کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہین جسکو قریب قریب ہر مسلمان جانتا ہے - یہان ہر سال تمام دنیا سے مسلمان حج کو آتے ہین اسکے علاوہ بعض دوسری زیارتین مکہ معظمہ کی یہ ہین غار حرا جہان آنحضرت صلعم پر وحی

نازل ہوئی تھی۔ جبل ثور جس کے غار مین جب اہل مکہ نے آپ کو بہت ایذائین دین اور آپ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو یہان چھپے تھے۔ جبل قبیس جس پر سے آپ نے معجزۂ شق القمر قریشیون کو دکھلایا تھا۔ خانہ ارقم جہان آپ اول مسلمانون کو اسلام کی تعلیم فرماتے تھے وغیرہ۔

مدینۂ منورہ مکۂ معظمہ سے ۳۰۰ میل شمال ایک اچھے نخلستان مین واقع ہے۔ یہان آنحضرتؐ اور آپ کے پہلے تین خلفاءؓ کی زیارت گاہین ہین۔ اس مقام سے دمشق تک ایک چھوٹی پٹری کے ریلوے لائن بن جانے سے اب اس جگہ کی تجارت کو بہت ترقی ہوگئی ہے۔ مسجد نبوی جہان آنحضرتؐ اور آپ کے پہلے دو خلیفہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مرقد ہین۔ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ اہل مدینہ عموماً نہایت نیک خصال اور متین ہوتے ہین۔ مدینہ کی آبادی اندازاً ستر اسی ہزار ہے۔

طائف ایک ریگستانی میدان کے بیچ جبل غزوان کے دامن مین واقع ہے۔ یہ نخلستان دو میل کے حدود مین واقع ہے۔ اور اس کے گرداگرد خندق کھدی ہین ایک بلندی پر اسکی حفاظت کے لیے ایک قلعہ بھی بنا ہوا ہے۔ مکانات عموماً مکۂ معظمہ اور مدینہ طیبہ سے چھوٹے ہین۔ یہان دو چشمون سے سیرابی ہوتی ہے۔ اور یہان کے خوبصورت باغات جو پہاڑ کے دامن مین واقع ہین۔ اپنی خوبصورتی و سرسبزی مین تمام عرب مین مشہور ہین اور عموماً گرمیون مین شرفاء مکہ یہین آکر رہتے ہین۔

جدّہ اور ینبوع حجاز کے بندرگاہ ہین۔ جسمین سے اول الذکر حاجیون کے اترنے کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ بحر احمر کے کنارے ایک بلندی پر آباد ہے اور تقریباً

نصف میل سے زائد لمبائی مین اسکی آبادی چلی گئی ہو شہر سمندر کی طرف سے دیکھنے مین
بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے - مکانات دو یا تین درجے بلند عمدہ پتھر کے بنے
ہوئے ہین جس کے باہر سفیدی کی ہوتی ہے - سڑکین بھی اگرچہ پختہ نہین لیکن ہموار
اور وسیع ہین - یہان کی تجارت بھی اچھی ہے - اس کے چارون طرف شہر پناہ ہے -
جس کے مغربی دو دروازے سے کاروان اور قافلے مکہ کے لیے روانہ ہوتے ہین -
خیبر قدیم مین یہودیون کے ایک مشہور قلعے کے لیے مشہور تھا - بالفعل یہ چھوٹا سا
گاؤن مدینہ کے مغرب سرحد نجد پر واقع ہے - اسکے اردگرد کھیتیان اور چند کھجور کے
درخت ہین - مدائن صالح کہتے ہین کہ حضرت صالحؑ ثمود قوم کے لیے اسی جگہ مبعوث
ہوے تھے - اسوقت یہ حجاز ریلوے پر ایک چھوٹا اسٹیشن ہے - یہان اسوقت بھی
مکانات پہاڑون کے کھوون مین تراش کر بنائے ہوے موجود ہین معان سرحد حجاز پر
واقع ہے - اور یہان سے شام - نجد اور عراق کو کاروانی راہین جاتی ہین -
حجاز شریف مکہ کے ماتحت ہے - شرفا کے خاندان عرصے سے حجاز پر حکمرانی کر رہا تھا
اور ترکی سلاطین انکی نگرانی کیا کرتے تھے - اٹھارھوین صدی مین یہان کا شریف
مسعود ہوا - اسکے موت کے بعد جو [illegible] مین واقع ہوئی حسین ایک دوسرے خاندان
کے شخص نے حکومت چھین لی - مگر تھوڑے ہی دنون کے بعد سرور نے اسکو ایک لڑائی
مین قتل کر کے پھر اپنے خاندان کی حکومت قائم کر لی - اسنے ملک کا بہت اچھا انتظام
کیا اور جب وہ مرا تو مکیون نے اسکا عام ماتم کیا - اس کے مرنے کے بعد عبدالمعین
اور غالب دو بھائیون مین حکومت کے لیے پھر مناقشات پیدا ہوے مگر عبدالمعین
پانچ دن کے بعد مر گیا اور غالب اسکی جگہ صاحب حکومت ہوا - اسی کے زمانے مین

وہابیون سے متعدد جنگ واقع ہوئین - وہابیون کے بعد عون - عبد المطلب علی حسین وغیرہ - شریف یکے بعد دیگرے ہوے جنکی تاریخ کوئی قابل لحاظ نہین پہلے شریف براہ راست حجاز کی محاصل پر اختیار رکھتے تھے اور ینبوع اور جدہ کی چُنگی بھی ان کے قبضہ مین تھی - مگر بعد کو سلطنت عثمانی نے یہ اختیارات لے لیا اور شریف کو ایک معقول رقم اخراجات کے لیے ملتی رہی - اس کے علاوہ وہ خود پرائیوٹ طور سے تجارت بھی کرتے ہین - اور تقریبًا حجاز کے ہر تجارت حتی کہ شُتر بانی مین بھی شریک ہین -

الیمن یمن حجاز کے جنوب مشرق مین صحراے ربع الخالی اور حضرالموت اور مغرب اور جنوب مین بحر احمر سے محدود ہے - اسکا رقبہ بھی حجاز کے قریب قریب ہے لیکن آبادی جسکا مختلف تخمینہ کیا گیا ہے کم سے کم تین اور زائد سے زائد نو میلون تک بتائی جاتی ہے - قدیم مین اسی مملکت کو رومی اور یونانی اریبین فیلکس یا عربستان خوشحال کہا کرتے تھے - جو نام یا تو اس کے زرخیزی کے سبب سے رکھا گیا تھا - یا خود یمن کا غلط ترجمہ ہے - یمن کی اصلی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کعبے کی طرف منھ کرکے کھڑے ہونے والے کے دائین ہاتھ یمن پڑتا ہے اور بائین طرف شام اور عربی مین داہنے ہاتھ کی طرف کو یمین اور بائین ہاتھ کی طرف کو شمال کہتے ہین جسکا مخفف یمن و شام ہے -

یمن کا مغربی اور جنوبی کنارہ میدانی ریگستان تہامہ کا سلسلہ ہے اور اس کے بعد بلند پہاڑیان شروع ہو جاتی ہین - جو بحر عرب کی موسمی ہواؤن کے باعث اور پانی کی کثرت سے سرسبز و شاداب ہو گئین ہین - تہامہ کا مشہور شہر زبید ایک زمانے مین نہایت

مشہور تھا - مگر اب ویرانہ ہے - اس کے ایک یا دو منزل بعد زرخیز جبل صابر کے
سلسلے شروع ہو جاتے ہین جنپر کثرت سے قہوہ کی کاشت ہوتی ہے - اسی کے دامن
مین تائز کا شہر واقع ہے جس کے گرد ایک دیوار ۱۶ سے ۲۰ فیٹ تک موٹی کا
حصار ہے اور اسمین جا بجا برج بنے ہوے ہین - شہر معمولی حیثیت کا ہے یہان پر
ایک بزرگ ملک اسمعیل کی قبر ہے جس کے نسبت کہا جاتا ہے کہ شہر کی بنیاد انھون نے
ڈالی تھی اور وہی یہان کے بادشاہ تھے - یمن کی پیداوار قہوہ - میوہ جات گرم مصالحے -
قاط - روئی - گیہون اور جو ہے چانول بھی یہان کا عمدہ ہوتا ہے - اور نیشکر کی بھی کاشت
کی جاتی ہے - پہاڑون کی بلندیون پر جنگلی خودرو درخت ہوتے ہین اور بعض جگہ مین
درختون کی وجہ سے اور اپنے قدرتی پھولون اور آبشارون سے بالکل کشمیر کا نظارہ
دیتا ہے - یہان کے مشہور شہر یہ ہین -

صنعا یہ ایک میدان مین جو سطح سمندر سے چار ہزار فیٹ بلند ہے واقع ہے جسکی
چوڑائی تقریبًا ۶ سے ۹ میل تک ہے اور لمبائی مین بہت دور تک چلا گیا ہے - مشرق
مین یہ جبل نخمہ جو میدان سے تقریبًا ۱۵ سو فیٹ بلند ہے محدود ہے مغرب مین ایک
عدنی میدان اصور اور لوبوہ سے جو تقریبًا ۱۲ سو فیٹ بلند ہے گھرا ہے صنعا کا میدان
نہایت زرخیز ہے اور ہر طرف پانی کی نہرین جاری ہین - اور ان کے چارون طرف
زراعت بکثرت ہوتی ہین - صنعا یمن کا سب سے بڑا شہر اور مرکز حکومت ہے - اور اسکی
آبادی اسّی نوّے ہزار سے کم نہین ہے - اور اگر حوالی شہر کو ملا لیا جائے تو پانچ چھ
میل کے دور مین ہے - یہان مساجد اور حمام کی خاصی تعداد ہے اور وہ سب اچھی حالت
مین ہین - صنعا مین بھی یہودی زیادہ رہتے ہین اور عمومًا زرگری مین زیادہ مشہور

ہین - شہر کا جدید حصہ جہان ترک حکام کے مکانات اور بڑی بڑی دُکانین ہین وہ قاہرہ کا ایک چھوٹا نمونہ ہے - یہان پر اکثر دکانین یونانیون کی بھی ہین - موخہ قدیم مین بحر احمر پر ایک مشہور بندرگاہ تھا - مگر آجکل اسکی جگہ حدیدہ نے لے لی ہے اور یہی یمن کا سب سے بڑا بندرگاہ ہے - ترکون نے ایک ریل صنعا اور حدیدہ کے درمیان جنگ سے تھوڑے عرصے پہلے بنوانا شروع کی تھی - سلیف بحر احمر پر نمک نکالنے کی کارخانون کے لیے مشہور ہے - بیت الفقیہ جو میدان تہامہ کے سرے پر واقع ہے - وہ احمد ابن موسےٰ ایک بزرگ کی زیارتگاہ ہے - قنفدہ عسیر کا مرکز اور بحر احمر کا دوسرا مشہور بندرگاہ ہے - یریم یا جریم جو تائز اور صنعا کے درمیان واقع ہے وہ قدیم حمیری حکومت ظفار کی قائم مقام ہے -

ترکون کے زمانے مین یمن ۳ قسمتون مین تقسیم تھا - اول تہامہ - دوسرے یمن - تیسرے عسیر ترکون سے پہلے جسوقت نوبہار ایک ڈنمارک کے سیاح نے یہان کا سفر کیا تھا اسوقت یمن - عدن - کوکیان - قبیل - ابوعریش - خولان - سمان - سعدیٰ نجران - قحطان - سہم جوف کی گیارہ ریاستون مین تقسیم تھا - سلطان سلیمان نے جب یمن پر قبضہ کر لیا تو اس کے تھوڑے عرصے کے بعد عربون نے بغاوت کر کے ترکون کو نکالدیا انکا سردار ایک شخص سید قاسم تھا - جو لوہیے کے پہاڑون مین رہا کرتا تھا - ترکون کے بعد یہ امام کے لقب سے یمن کا سلطان ہوگیا - اس کے بعد اسکا بیٹا اسمعیل ہوا - اور اس سلسلے مین ۱۱ - امامون نے ۱۸۴۶ء تک حکومت کی - نوبہار کے وقت مین وہان کا حاکم امام مہدی تھا - اس کے تھوڑے عرصے کے بعد ترکون نے پھر یمن پر قبضہ کرلیا - اور وہ اس آخری جنگ تک وہان سلطنت کرتے رہے -

یمن کی آبادی شمال مین شافعی مذہب رکھتی ہے لیکن جنوب مین پہاڑون پر زیدی مذہب کے لوگ ہین - یہ لوگ شیعون کے سے عقیدے رکھتے ہین اور غالباً قرامطہ اور سلاطین فاطمیہ کے یادگار ہین - انھین کا سردار امام یحییٰ ترکون کے خلاف موجودہ زمانے مین جنگ کر رہا تھا - یمن مین تقریباً اسی ہزار یہودی بھی آباد ہین -

حضر الموت حضر الموت عرب کا جنوبی ملک جو یمن اور عمان کے درمیان واقع ہو وہی ہے - جسکا ذکر توریت کے سفر پیدایش کے دسوین باب مین حضرماوت کے نام سے آیا ہے - یہان کے پہاڑ بھی یمن کی طرح نہایت زرخیز اور سیراب ہین - اس ملک کے بہت سے شہرون کا قدیم رومی مورخون اور جغرافیہ دانون نے تذکرہ کیا ہے - قیصر اغسطس کے زمانے مین یہ ملک گرم مصالحون خوشبودار دوائیون اور دلیر اور جفاکش آدمیون کے لیے مشہور تھا - زمانہ اسلام مین بھی اہل حضر الموت مختلف غزوات مین مشہور رہے چنانچہ مشہور غازی علاء حضرمی یہین کے رہنے والے تھے - اہل حضر الموت بحری سفر کرکے جزائر چین تک پہونچے ہین - اور جزائر اوقیانوس مین اسلام کی اشاعت کے ذمہ دار وہی ہین حضر الموت کا رقبہ صحراے ربع الخالی اور نجران کو ملاکر تقریباً ۴ لاکھ مربع میل ہے اور آبادی کا تخمینہ دو سے تین ملیون تک ہو - اسی حضر الموت مین قدیم بند مارب اور سبا کے شہر ہین جو توریت اور قرآن مین مشہور ہین - یمن صنعاء سے ۱۵ روز کی راہ مغرب اندرون ملک مین واقع ہین اندرون ملک مین عدن سے شمال ایک مقام نقب الحجر مین پتھر پر کچھ نوشتون کے نشان ملے ہین - اور اسکے اردگرد قدیم شہر کے کھنڈرات پائے جاتے ہین - یہ جگہ ایک زرخیز وادی بنام وادی میفعہ مین واقع ہے جسکو ایک چشمہ دو حصون مین تقسیم کر دیتا ہے - ایسے پتھر کے نقوش حصن غراب کے کھنڈرات مین بھی پائے گئے ہین - اہل یورپ نے

ان نقوش کو عاد قوم کی طرف منسوب کیا ہے اور اندازہ لگایا ہے کہ یہ کسی طرح ساڑھے تین ہزار برس سے کم کے نہین - اسی قسم کے دوسرے حجری نقوش مآرب - منقات منشات کے کھنڈرات مین پائے جاتے ہین -

حضر الموت کے ساحل مثل تمام عرب ساحل کے سمندر سے خشک اور بھیانک معلوم ہوتا ہے - اور اسمین اچھے بندرگاہ بھی نہین ہین - قدیم مشہور شہر کشم کی جگہ اب مقلہ آباد ہے جو کھجورون کے جھنڈ مین سفید بلند عمارتون اور مسجدون کے مینارون اور اس کے پیچھے سرخ پہاڑی کی وجہ سے دور سے بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے - شہر دوسری مشہور جگہ بھی اسی کے قریب واقع ہے - عدن کا بندرگاہ ایک خاکنائے پر آباد ہے - جس کے اردگرد بے برگ وگیاہ خشک وسیاہ پہاڑیان ہین مگر اندرون مین شیخ عثمان اور لاہج نہایت زرخیز مقامات ہین - جہان سے عدن کو سبزی اور میوہ بہم ہوتا ہے - عدن کا بندرگاہ براہ راست انگریزون کے ماتحت ہے -

حضر الموت کے دوسرے مشہور بندرگاہ - مرباط - وافر - اور حاذق ہین - (جس کے مقابل کوریا موریا کے چھوٹے چھوٹے جزیرے واقع ہین) اندرون ملک مین دوان اور عیدان مشہور مقامات ہین - حضر الموت مختلف ریاستون مین تقسیم ہے جسمین لاہج - مقلہ - مہرہ اور سجر زیادہ معروف ہین -

خطۂ وادی دوسیر جو دو سو میل لمبا اور سو میل چوڑا شمال حضر الموت مین واقع ہے - کثرت کھجورون کے لیے مشہور ہے - اس کے مغرب مین صحراے ربع الخالی عرب کا صحرا ہے جس کے اندرونی حالات پر بالفعل پردہ پڑا ہوا ہے کیونکہ کسی شخص کو ابتک اس کے پار کرنے کی ہمت نہین پڑی - ریگستان محض دو لاکھ مربع میل سے کم نہوگا - ممکن ہے

اندرون صحرا مین کچھ اچھے ریگستان ہون - اور بدویون کی آبادی بھی ہو - اسی ربع الخالی کو الاحقاف بھی کہتے ہین اور اسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہے - حضر الموت کے سرحد پر وادی خیبر ابتک ربع الخالی کا ایک مقام معلوم ہوا ہے - جہان چشمے اور کھجورون کے بہت جھنڈ ہین -

العمان عمان عرب کے مشرقی کونے مین خلیج فارس اور صحراے ربع الخالی و کوہستان حضر الموت کے درمیان واقع ہے - اسکا رقبہ نوّے ہزار مربع میل ہے اور آبادی کا تخمینہ تین سے چار ملیون نفوس تک کیا گیا ہے - یہ ملک تمام تر پہاڑی حد ہی ہو سمندر کے کنارے کے سلسلے مثل عرب کے بقیہ کنارون کے خشک اور بے برگ ہی - مگر اندرون ملک کی بلند چوٹیان سرسبز اور پر آب ہین - مسقط کے قریب نشیبی میدان مین نہایت کثرت سے میوے اور کھجور پیدا ہوتے ہین - تقریبًا تمام جگھون پر نہرون کے پانی سے آبپاشی ہوتی ہے - اہل عمان ان نہرون کو زمین کے اندر سے نکالنے مین بڑی مستعد ہوتے ہین - شہرون مین مختلف قسم کی دستکاریان کپڑے - اونی اور سوتی اور لوہے اور تانبے کے برتن اور لکڑی کے کام وغیرہ ہوتے ہین - مسقط مین کھجورونکا حلوا نہایت عمدہ بنایا جاتا ہے اور ٹینون مین بند کرکے غیر ممالک کو بھیجے جاتے ہین سمندر کے کنارون پر مچھلیان پکڑنے کے بھی کثرت سے مشاغل ہین - عمان کی وسعت ملکی جزیرہ بحرین کے مقابل سے جزیرہ کوریا تک ہے - جسمین جزیرہ نما القطر بھی شامل ہے - جزیرہ نما القطر تقریبًا غیر آباد اور بے آبان ہے - جہان بدویت کی مختصر آبادی مختلف چھوٹے چھوٹے دہاتون پر پھیلی ہوئی ہے ان دہاتون مین سب سے بڑا البیضا ہے جسمین اب ترکی فوج کا ایک دستہ رہتا ہے -